عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

قیمت ۱۰ روپے

جلد: ۳۲ | ۳ تا ۱۰ صفر ۱۴۳۵ھ مطابق ۸ تا ۱۵ دسمبر ۲۰۱۳ء | شمارہ: ۴۶

ماہ صفر اور توہم پرستی

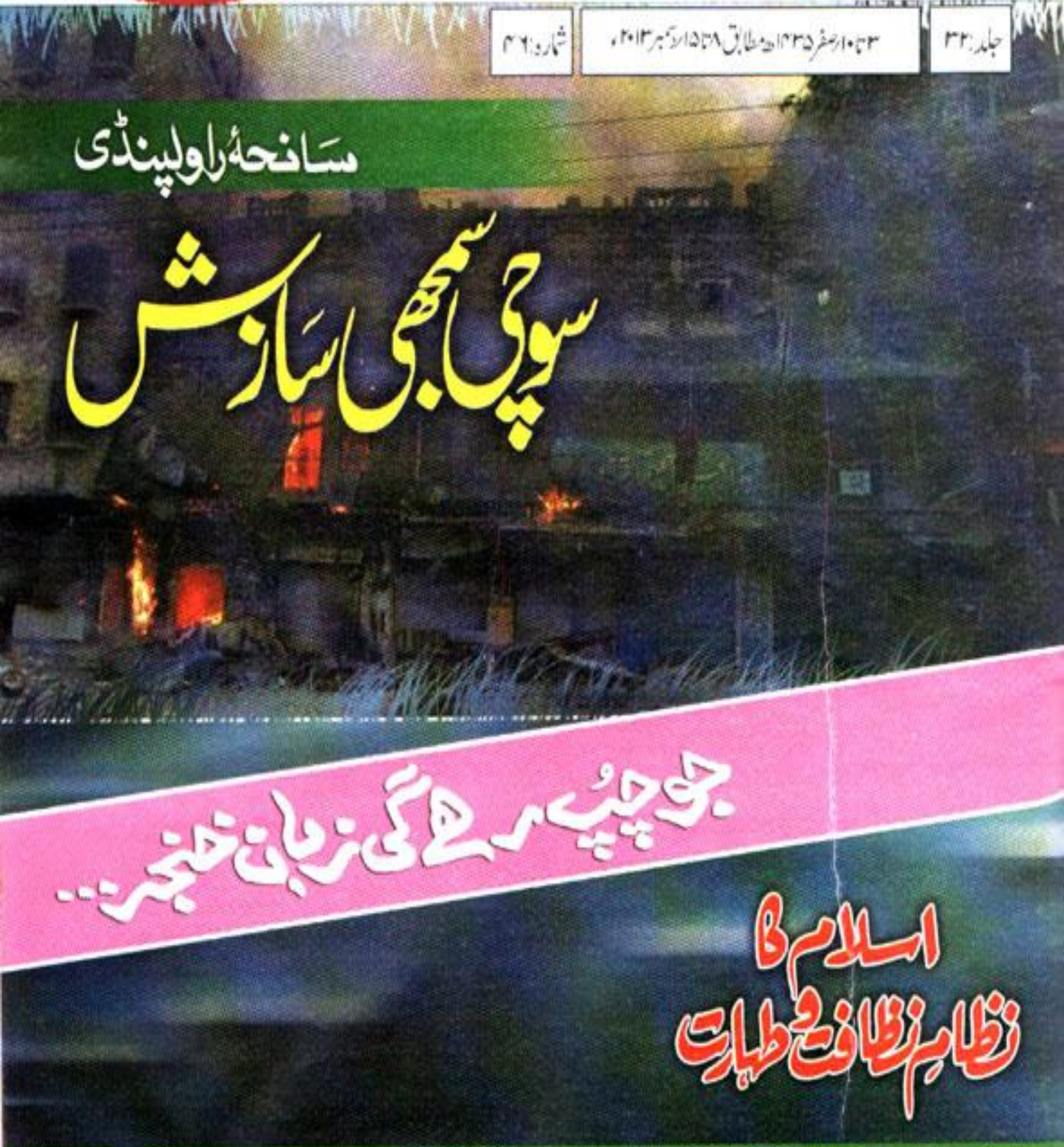

سانحہ راولپنڈی

سوچی سمجھی سازش

جو چپ رہے گی زبان خنجر...

اسلام کا نظام نظافت و طہارت

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

بچوں کی پرورش کا حکم

محمد ریحان، کراچی

س:...... عرض یہ ہے کہ دسمبر ۲۰۰۳ء میں میری شادی مسماۃ شبانہ بیگم سے ہوئی تھی جس کے نتیجے میں میری ایک بچی عریشا احمد ہے۔ ۲۰۰۶ء میں زبردستی مجھ سے طلاق لے کر عدت گزارتے ہی سے شادی کرلی۔ دوسری شادی کے نتیجے میں دو بچے (لڑکے) ہوچکے ہیں۔ میں نے بچی کی کسٹیڈی کے لئے عدالت میں کیس کیا ہوا ہے، بچی کا ماہانہ خرچ میں باقاعدگی سے عدالت میں جمع کروار ہا ہوں۔ میری بچی کا اب دسواں سال شروع ہوچکا ہے، بچی ۱۸ر ستمبر ۲۰۰۴ء میں پیدا ہوئی تھی۔ اس بچی کی خاطر میں نے اب تک شادی نہیں کی ہے۔ بچی کی دیکھ بھال کے لئے میری ایک بہن (غیر شادی شدہ) اور ایک بہن (بیوہ) موجود ہیں جو میرے ساتھ رہتی ہیں۔ قرآن وسنت کی روشنی میں بتائیے کہ آیا میں اس بچی کو لینے کا حق دار ہوں کہ نہیں؟ میں نہیں چاہتا کہ میری بچی سوتیلی باپ کے ساتھ رہے۔

نوٹ: مسماۃ شبانہ کی والدہ یعنی نانی کافی عمر رسیدہ اور بیمار ہونے کی وجہ سے بچی کی دیکھ بھال نہیں کرسکتیں۔

ج:...... شرعی طور پر میاں بیوی میں طلاق ہوجانے کے بعد بچے کی پرورش کا حق سات سال کی عمر تک اور بچی کی پرورش کا حق بالغ ہونے تک ماں کو حاصل ہوتا ہے۔ اس کے بعد باپ بچوں کو اپنی کسٹیڈی میں لے سکتا ہے، اور ماں کو یہ حق پرورش اس وقت تک ہوتا ہے جب تک کہ وہ بچوں کے غیر محرم سے شادی نہ کرے۔ اگر وہ بچی کے غیر محرم سے شادی کرتی ہے تو ماں کا یہ حق پرورش ساقط ہوکر بچی کی نانی کو اگر نانی نہ ہو یا معذور ہو تو دادی کو پھر خالہ کو اور پھر پھوپھی وغیرہ کو منتقل ہوجاتا ہے۔ لہٰذا صورت مسئلہ میں بچی کی ماں چونکہ اس کے غیر محرم سے شادی کرچکی ہے، اس لئے اس کا حق پرورش تو ختم ہوگیا اور بچی کی نانی بقول آپ کے عمر رسیدہ، بیمار اور بچی کی پرورش سے قاصر ہے اور نہ ہی اس کی طرف سے مطالبہ ہے، اگر یہ سچ ہے تو ایسی صورت میں آپ شرعاً بچی کو اپنی کسٹیڈی میں لینے کے حق دار ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

جائیداد کی تقسیم

اعجاز احمد نیازی، کراچی

س:...... عرض ہے کہ میری خالہ کا انتقال ہوگیا ہے، ایک عدد مکان ہے اس کی تقسیم کس طرح ہوگی؟ خالو کے نام مکان ہے، خالہ خالو کی دوسری بیوی ہیں، پہلی بیوی فوت ہوگئی، خالو کی صرف ایک بیٹی ہے جو خالو کی پہلی بیوی سے ہیں یعنی میری خالہ کی سوتیلی بیٹی ہے۔ خالہ کے بہن بھائی کا اس مکان میں حصہ ہے یا نہیں اور ہے تو کتنا ہے؟، خالو کے انتقال کو تقریباً ۴۴ سال ہوگئے ہیں جو سامان خالو کی زندگی میں تھا اس کا مالک کون ہے اور جو سامان خالہ نے اپنی زندگی میں محنت ومشقت کرکے یا جو لوگوں نے ان کو دیا مثلاً کپڑے، کیش اور بہت سی گھریلو استعمال کی چیزیں اس کا مالک کون ہوگا؟ خالہ کی سوتیلی بیٹی یا خالہ کے بہن، بھائی؟

ج:...... صورت مسئولہ میں شرعی طور پر آپ کے خالو کے تمام ترکہ میں سے آپ کی خالہ کو آٹھواں حصہ ملے گا، پھر اگر خالو کی بیٹی کے علاوہ خالو کا کوئی اور شرعی وارث نہیں ہو تو باقی ترکہ ان کی بیٹی کا ہوگا۔ خالو کے انتقال کے بعد آپ کی خالہ نے جو کچھ اپنی محنت سے جمع کیا اور خریدا یا کسی بھی ذریعے سے اسے حاصل ہوا وہ سارا آپ کی خالہ کی ملکیت ہوگا۔ خالہ کے انتقال کے بعد ان کی سوتیلی بیٹی کو ان کے ترکہ میں سے کچھ نہیں ملے گا۔ لہٰذا مکان کا آٹھواں حصہ اور خالہ کی ملکیت کی تمام اشیاء ان کے بہن بھائیوں میں اس طرح تقسیم ہوں گی کہ ہر بھائی کو دوہرا اور ہر بہن کو اکہرا حصہ ملے گا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

مجلس

مجلسِ ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۲ — ۱۰تا۲۳ر صفر المظفر ۱۴۳۵ھ مطابق ۱۵تا۲۸ر دسمبر ۲۰۱۳ء — شمارہ:۴۶

اس شمارے میں!

مضمون	صفحہ	مصنف
سانحہ راولپنڈی.... سوچی سمجھی سازش!	۵	محمد اعجاز مصطفیٰ
جو چپ رہے گی زبانِ خنجر......	۷	مولانا محمد ازہر مدظلہ
ماہ صفر اور توہم پرستی!	۹	مفتی حبیب الرحمن لدھیانوی
ہم نے تو انہیں آپ کی آل کا دشمن....	۱۱	پروفیسر محمد حمزہ نعیم
محاسبہ نفس!	۱۲	نعیم الرحمن صدیقی ندوی
اسلام کا نظام نظافت وطہارت	۱۴	محمود حسن حسنی ندوی
اسلام کے کاروباری اخلاق (۳)	۱۶	ڈاکٹر بشیر احمد رند
شیزان.... اپنی خریداری کا جائزہ لیجئے	۲۰	اُم عبد منیب
مولانا شجاع آبادی کے تبلیغی دورے	۲۳	رپورٹ: عبدالرزاق
پانچ روزہ تحفظ ختم نبوت کورس کراچی	۲۶	مولانا عبدالحی مطمئن

سرپرست

حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرِ تعاون بیرونِ ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

زرِ تعاون اندرونِ ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

چیک۔ ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت اکاؤنٹ نمبر 8-363 یا اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ (کوڈ: 0159) کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)

Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi

Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶

Hazori Bagh Road Multan

Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:

35,Stockwell Green

London, SW9 9HZ U.K

Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقامِ اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درس حدیث

جہنم کے احوال

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

جنتی کون ہے؟ اور دوزخی کون؟

”حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا اَبُوْ نُعَیْمٍ نَا سُفْیَانُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَھْبٍ الْخُزَاعِیَّ یَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَھْلِ الْجَنَّۃِ؟ کُلُّ ضَعِیْفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ، اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَھْلِ النَّارِ؟ کُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُتَکَبِّرٍ. ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔“ (ترمذی ج:۲ ص:۸۳)

ترجمہ:... ”حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: کیا تمہیں نہ بتاؤں کہ اہلِ جنت کون ہیں؟ ہر کمزور جس کو کمزور سمجھا جاتا ہے، اگر وہ قسم کھالے اللہ پر تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو سچا کردیتا ہے۔ کیا تمہیں نہ بتاؤں کہ دوزخی کون ہیں؟ ہر بدمزاج، سخت طبع، جمع کرکے روکنے والا، متکبر۔“

یعنی جنتیوں کے اوصاف یہ ہیں، اور دوزخیوں کے یہ، اور یہ اوصاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بطورِ اکثریت کے بیان فرمائے ہیں۔

اہلِ جنت کے اوصاف:

ہر کمزور جس کو لوگ کمزور سمجھتے ہوں، اور اس کو بنظرِ حقارت دیکھتے ہوں، یا وہ خود اپنے آپ کو کسی قطار وشمار میں شمار نہ کرتا ہو، نرم دل ہو، اور ایمان کی وجہ سے اس کی طبیعت میں لچک اور نرمی پائی جاتی ہو، حالانکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کا ایسا مرتبہ ہے کہ اگر وہ قسم کھاکر یہ کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ ایسا کریں گے، تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو پورا کردیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان لوگوں میں شامل فرمائے۔

دوزخیوں کے اوصاف:

دوزخیوں کے بارے میں فرمایا: اکھڑ مزاج، سخت طبع، مال کو جمع کرنے والا، اور کسی کو نہ دینے والا، متکبر، خلاصہ یہ کہ اس کی طبیعت میں عجز اور نرمی نہیں ہوتی، واللہ اعلم! اللہ تعالیٰ دوزخ سے اور دوزخیوں کے اَحوال سے محفوظ رکھے۔ ☆☆

ہر گام مسافر پہ نازل اللہ کی رحمت ہوتی ہے

کچھ دل کی لگن کام آتی ہے، کچھ رب کی عنایت ہوتی ہے
تب بندۂ مومن کو حاصل طیبہ کی زیارت ہوتی ہے
آرام کی خواہش کون کرے، تکلیف بھی راحت ہوتی ہے
دن یادِ خدا میں کٹتا ہے، شب وقفِ عبادت ہوتی ہے
اللہ غنی حج کا یہ سفر، دل ہی رہرو، دل ہی رہبر
ہر گام مسافر پہ نازل اللہ کی رحمت ہوتی ہے
احرام کو زیب تن کرکے جب سوئے حرم بڑھتے ہیں قدم
اُس وقت دل دیوانہ کی کیا کہئے جو حالت ہوتی ہے
اللہ رے زمزم کا پانی دنیا میں نہیں جس کا ثانی
دل کو بھی طراوت ملتی ہے، تن کی بھی طہارت ہوتی ہے
وہ شہر مدینہ کیا کہنا، جلووں کا خزینہ کیا کہنا
انوار کے بادل گھرتے ہیں اور بارشِ رحمت ہوتی ہے
جب روضۂ اقدس کے آگے آنکھوں میں چھلک آئیں آنسو
تب لعل و گہر سے بڑھ کر ہر قطرے کی قیمت ہوتی ہے
جب سینے میں دل کی ہر دھڑکن دیتی ہے صدائے صل علیٰ
اُس وقت محبت کو حاصل معراجِ محبت ہوتی ہے
سو بار بھی گر پیاسی آنکھیں لیں گنبدِ خضریٰ کے بوسے
ہر بار نگاہوں کو حاصل اِک تازہ لذت ہوتی ہے
محبوبِ خدا کی قربت میں تھک ہار کے جب نیند آجائے
سویا ہوا رہتا ہے انساں، جاگی ہوئی قسمت ہوتی ہے
لگتا ہے غلاموں کو جیسے وہ دیکھ رہے ہیں جالی سے
ماحول میں ہر سو پھیلی ہوئی خوشبوئے محبت ہوتی ہے
کیا اِک بیچارہ اشعرؔ ہی محروم کرم رہ جائے گا
دیکھوں ان پیاسی آنکھوں کی کب پوری حسرت ہوتی ہے

تاج الدین اشعرؔ رام نگری، انڈیا

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

سانحہ راولپنڈی..... سوچی سمجھی سازش!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

محرم الحرام اور عاشورہ کا دن پہلے بھی آتا تھا، لیکن اس سے پہلے اس دن سے کبھی کوئی خوف، کوئی فکر اور کوئی پریشانی لاحق نہیں ہوتی تھی، بلکہ اس دن کے آنے سے صحابہ کرامؓ کی عظمتوں، ان کی رفعتوں، ان کی قربانیوں اور دین اسلام پر ان کی فداکاریوں کی ایک بار پھر یاد تازہ ہوجاتی تھی اور ہر مومن مسلمان جو صحابہ کرامؓ اور اہل بیت عظامؓ کی محبت اپنے سینوں میں رکھتا ہے، ان کے دلوں میں بھی دین اسلام پر مر مٹنے اور احیائے دین کے شعبوں میں سے کسی نہ کسی شعبہ میں اپنے آپ کو کھپا دینے کا جذبہ دل میں موجزن اور ٹھاٹھیں مارتا تھا، لیکن اب خود اپنے آپ کو مسلمان کہلوانے والوں اور دین اسلام کا دم بھرنے والوں نے اسلام اور اسلامی تاریخ کا چہرہ ایسا مسخ اور داغ دار کردیا کہ دین اسلام کے متلاشیوں اور اس سے فیضیاب ہونے کا ارادہ رکھنے والوں کو اسلام اور دین اسلام کی تعلیمات کا صاف و شفاف، خوبصورت دمکتا و چمکتا چہرہ کہیں نظر نہیں آتا۔

وجہ اس کی یہ ہے کہ ہر ایک نے اپنی خواہشات، خودساختہ بدعات و رسومات اور اپنے لایعنی توہمات و افکار کو دین و اسلام کا نام دے کر ان کی ترویج و اشاعت کو اپنا مقصد اولین بنادیا اور اپنے مخالفین کو دین اسلام کا منکر، گستاخ، گمراہ اور نامعلوم کیا کیا کہا گیا۔

اب بات صرف یہاں تک نہیں رکی بلکہ ہر ایک نے اسلام کا کلمہ پڑھنے اور اس کا دم بھرنے کے باوجود اپنے شوق، اپنی ترجیحات اور اپنے خیالات کو ہی دین اسلام اور دین حق سمجھ کر اس کو عملی جامہ پہنادیا اور اپنے طبقے کے ماسوا کو دین سے خارج اور بے دین کہنے کو ہی دین کی بڑی خدمت باور کیا جانے لگا۔ جس کی نحوست یہ ظاہر ہوئی کہ آج اپنے ماسوا کوئی کسی کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں اور مسلمانوں کی اجتماعیت پارہ پارہ ہوکر رہ گئی۔

اہل علم کا نظریات کا اختلاف آج کا نہیں بلکہ چودہ صدیاں اس پر بیت گئی ہیں، لیکن یہ عدم برداشت کا کلچر ان ادوار میں ہمیں کہیں نظر نہیں آتا اور حالت یہ ہوگئی ہے کہ ایسے لوگوں کو صرف وہی لوگ گناہگار اور گردن زدنی کے مستحق نظر آنے لگے جو اپنے چلنے، لباس و پوشاک، سیرت و صورت، وضع قطع اور انداز و اطوار سے دین سے متعلق اور منسوب ہوتے ہیں یا وہ لوگ جو خانۂ خدا میں اپنے خالق و مالک کی بارگاہ میں سربسجود ہوکر اپنی عجز و انکساری کا اظہار اور حق بندگی کی ادائیگی میں مصروف ہوتے ہیں یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدرسہ صفہ میں پڑھنے والے صحابہ کرامؓ کی یاد تازہ رکھنے والے مدارس میں پڑھنے والے طلبا بنتے ہیں یا وہ تاجر برادری کے افراد اور ان کے کاروبار جو ان دینی اداروں سے ملحقہ ہوتے ہیں، جیسا کہ اس محرم الحرام ۱۴۳۵ھ یوم عاشورہ میں تازہ واقعہ جامعہ تعلیم القرآن راولپنڈی اور اس کے راجہ بازار کا ہے، جس کی تفصیلات اخبارات کے الفاظ میں اس طرح آئی ہیں:

''راولپنڈی (نمائندہ خصوصی، خبر ایجنسیاں) راولپنڈی میں یوم عاشور کے جلوس میں شامل شرپسند عناصر نے جامعہ تعلیم

القرآن اور مسجد پر حملہ کر کے ۱۱ طلبا اور ۴ نمازیوں کو شہید، جبکہ ۱۰۰ سے زائد افراد کو زخمی کر دیا، شرپسندوں نے مسجد، مدرسے اور راجا بازار کی ۱۰۰ دکانوں کو نذر آتش کر دیا، ہنگامہ آرائی کے دوران جامعہ تعلیم القرآن کے متعدد طلبا لاپتا بھی ہو گئے، حکومت نے صورت حال کو کنٹرول کرنے کے لئے فوج کو طلب کر لیا، بعد ازاں راولپنڈی شہر میں کرفیو نافذ کر دیا گیا، ادھر پنجاب حکومت نے واقعے کی عدالتی تحقیقات کرانے اور ملوث افراد کو سخت سزا دینے کا اعلان کر دیا۔ تفصیلات کے مطابق جمعہ کی تقریر کے دوران ۲۰ کے قریب مسلح افراد مسجد کا گیٹ توڑ کر اندر آئے اور صحن میں جمع ہو کر نعرے بازی شروع کر دی، اس دوران نمازیوں نے انہیں باہر نکال دیا، نماز کے بعد ڈیڑھ سو کے قریب چھریوں، ڈنڈوں اور بندوقوں سے مسلح افراد نے حملہ کر دیا، ان کے ہاتھوں میں پیٹرول کے کین بھی تھے، انہوں نے آتے ہی توڑ پھوڑ جلاؤ گھیراؤ اور نشانہ بنا کر فائرنگ کا سلسلہ شروع کر دیا، جس سے ۱۰۰ سے زائد افراد زخمی، جبکہ ۴ نمازیوں اور ۱۱ طلبا سمیت 115 افراد شہید ہو گئے، حملہ آوروں کی ٹولی فوارہ چوک پر موجود جلوس سے آئی تھی، حملہ آوروں نے مغرب تک مسجد و مدرسہ کے احاطے میں رہ کر قتل و غارت کا سلسلہ جاری رکھا، انتظامیہ شرپسندوں کی موجودگی اور قتل و غارت سے مکمل طور پر باخبر تھی مگر کچھ بھی نہیں کیا، واقعے میں مسجد و مدرسہ کی پوری عمارت اور ملحقہ مارکیٹیں مکمل طور پر جل کر تباہ ہو گئیں۔ شرپسندوں نے کپڑے کی مارکیٹ کو بھی آگ لگا دی جس سے کم از کم ۱۰۰ دکانیں جل گئیں، شرپسندوں نے آگ بجھانے کے لئے آنے والی فائر بریگیڈ کی گاڑیوں کو بھی روک دیا۔ ضلعی انتظامیہ نے صورت حال پر کنٹرول پانے کے لئے فوج کو طلب کر لیا جس کے بعد شہر کے ۱۹ تھانوں کی حدود میں کرفیو نافذ کر دیا گیا۔ پنجاب حکومت نے راولپنڈی میں ہنگامہ آرائی کی جوڈیشل انکوائری کا حکم دے دیا اور کہا ہے کہ ذمہ داروں کے خلاف دہشت گردی ایکٹ کے تحت سخت کارروائی کی جائے گی۔

پنجاب کے وزیر قانون رانا ثناء اللہ نے ہفتہ کو نجی ٹی وی چینل سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ راولپنڈی میں پیش آنے والا واقعہ افسوسناک اور قابل مذمت ہے۔ انہوں نے کہا کہ صوبائی حکومت نے اس دلخراش واقعہ کی جوڈیشل انکوائری کا حکم دے دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ذمہ داروں کے خلاف دہشت گردی ایکٹ کے تحت سخت کارروائی کی جائے گی۔ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے سانحہ راولپنڈی کی تحقیقات کے لئے صوبائی وزیر قانون رانا ثناء اللہ خان کی سربراہی میں ۵ رکنی کمیٹی قائم کر دی جو ۳ روز میں اپنی رپورٹ پیش کرے گی جبکہ آئی جی پنجاب کی جانب سے کروائی جانے والی ابتدائی تحقیقات میں پولیس اور ضلعی انتظامیہ کو واقعہ کا ذمہ دار قرار دے دیا۔ ذرائع کے مطابق وزیر اعلیٰ شہباز شریف کو ہفتہ کے روز پیش کی جانے والی ابتدائی تحقیقاتی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ پولیس نے اپنی نااہلی کو چھپانے کے لئے فوج اور رینجرز کی خدمات لینے کی بجائے خود معاملے کو ہینڈل کرنے کی کوشش کی، جس کی وجہ سے امن و امان کی صورت حال مزید خراب ہوئی اور جانی و مالی نقصان ہوا۔“

(روزنامہ اسلام کراچی، ۱۷ نومبر ۲۰۱۳ء)

ہر مسلمان یہ پوچھنے کا اختیار رکھتا ہے کہ جو فعل اور عمل اسلام میں کفر سمجھا جاتا ہے، جس کا کرنے والا بجا طور پر قرآن و سنت کی روشنی میں مرتد، واجب القتل اور آئین پاکستان کی رو سے قابل مواخذہ و سزا ٹھہرتا ہے۔ وہی عمل اگر عاشورہ کے دن کیا جائے، نواسۂ رسول کی شہادت کے غم کی آڑ میں کیا جائے، نماز پڑھنے والے لوگوں پر گولیاں برسائی جائیں، قرآن کریم کے نسخوں کو شہید کیا جائے، مسجد اور مدرسہ میں کیمیکل ڈال کر اس میں آگ کے شعلے بھڑکا کر اسے بھسم کر دیا جائے تو بتایا جائے کہ ایسے لوگوں کا شمار کن میں ہوگا؟ اور یہ کون لوگ ہیں، کہاں سے آئے ہیں، کن کے اشاروں پر آئے ہیں اور کس کے ساتھ آئے ہیں، اور پولیس والے کیوں غائب ہوئے ہیں، یہ وہ تمام سوالات ہیں جن کا جواب حکومت اور انتظامیہ کے ذمہ ہے؟؟؟

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین۔

جو چپ رہے گی زبانِ خنجر.....

مولانا محمد ازہر مدظلہ

الیکٹرونک اور پرنٹ میڈیا کی آواز کسی خنجر یا تلوار کی کاٹ سے کم نہیں، بلکہ زبان کے لگائے ہوئے زخم تلوار کے زخموں سے زیادہ تکلیف دہ اور مہلک ہوتے ہیں۔ راولپنڈی کا سانحہ خونچکاں دہشت گردی کا بدترین سانحہ تھا، جسے الیکٹرونک میڈیا نے "دو گروہوں کے درمیان تصادم" اور "فرقہ وارانہ فساد" کا نام دے کر بدترین خیانت اور جانبداری کا مظاہرہ کیا ہے۔ سانحہ کی جو تفصیلات سامنے آئی ہیں، اس کے بعد دل کے اندھوں کے سوا کسی کو یہ شبہ نہیں رہا کہ جامع مسجد اور دارالعلوم تعلیم القرآن راولپنڈی پر دہشت گردوں کا حملہ ایک طے شدہ منصوبہ اور سوچی سمجھی سازش کے تحت کیا گیا ہے، جس میں انتظامیہ اور پولیس میں شامل بعض عناصر برابر کے شریک ہیں۔ دہشت گردی کے اس سانحہ میں بعض سرکاری اداروں اور پولیس اہلکاروں کے ملوث ہونے کے دلائل وشواہد اس قدر زیادہ ہیں کہ غیر ملکی میڈیا بھی پردہ پوشی نہیں کر سکا۔ بی بی سی کی رپورٹ کے مطابق راولپنڈی کی اعلیٰ انتظامیہ وزیر اعلیٰ اور بعض وزرا اس بات پر شدید تشویش کا شکار ہیں کہ اس سانحہ میں بعض پولیس اہلکار سرکاری فرائض ادا کرنے کی بجائے اپنے مسلکی مفادات کے تحت تشدد کو بڑھاوا دیتے رہے۔ بی بی سی کے مطابق پاکستان میں فرقہ واریت کا زہر سیاسی اور سرکاری اداروں میں سرایت کر جانے کے خدشات طویل عرصہ سے ظاہر کئے جا رہے تھے لیکن غالباً یہ پہلا موقع ہے کہ اس بڑے پیمانے پر فرقہ وارانہ جھگڑے (دہشت گردی) میں ریاستی مشینری کے بعض پرزوں کے ملوث ہونے کے شواہد سامنے آئے ہیں۔

دارالعلوم تعلیم القرآن کی جامع مسجد میں ہزاروں نمازی جمعہ کے دن نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے راولپنڈی کی مختلف اطراف سے آتے ہیں۔ یہ روایت شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خانؒ کے دور سے قائم ہے۔ عاشورہ کا جلوس بھی اسی راستے سے گزرتا ہے۔ ممتاز دانشور اور کالم نگار اوریا مقبول جان کے بقول محرم کے جلوسوں کے یہ روٹ انگریز ڈپٹی کمشنروں نے برطانوی حکمرانوں کی ہدایت کے مطابق شیعوں اور سنیوں میں فساد کے امکانات کے لئے ڈیزائن کئے تھے، لیکن ہمارے فرقہ پرست انہیں کربلا کی طرح مقدس سمجھتے ہیں، ہر سال ان روٹس کی وجہ سے فسادات ہوتے ہیں لیکن انتظامیہ کو یہ جرأت نہیں ہوتی کہ وہ انگریزوں کی کھینچی ہوئی ان لکیروں کو بدل کر ان جلوسوں کے لئے کوئی محفوظ راستے طے کر دے۔

اگر انتظامیہ میں شامل فرقہ پرست عناصر دہشت گردی کے اس واقعہ میں ملوث نہیں تو انتظامیہ کی اولین ذمہ داری یہ تھی کہ وہ اس امر کو یقینی بناتی کہ جلوس کے شرکاء عین نماز جمعہ کے وقت مسجد کے قریب نہ ہوں۔ سوال یہ ہے کہ عین جمعہ کے وقت یہ جلوس وہاں کیوں پہنچا اور کیوں ٹھہر گیا؟ دہشت گردوں نے پولیس سے رائفلیں کیسے چھین لیں؟ پولیس نمازیوں کی حفاظت کے لئے نہ سہی کم از کم سرکاری اسلحہ کی حفاظت کے لئے تو حرکت میں آتی؟ اس نے دہشت گردوں کو منتشر کرنے کے لئے ہوائی فائرنگ کیوں نہیں کی؟ شرپسندوں نے قتل وغارت کے بعد کپڑے کی مارکیٹ اور ہوٹل کو آگ لگائی، ان کے پاس پیٹرول کہاں سے آیا؟ دہشت گردوں نے پولیس سے چھینی ہوئی رائفلوں سے فائرنگ کی اور پھر وہ رائفلیں بحفاظت اسے واپس بھی کر دیں؟ آتش زنی کے لئے وافر مقدار میں پیٹرول کی دستیابی کیونکر ممکن ہوئی؟ فائر بریگیڈ اور مزید نفری کی آمد کے ممکنہ راستوں کو کیوں بند کیا گیا؟ نذر آتش ہونے والی مدینہ مارکیٹ کا گیٹ کیوں کھولا گیا؟ جامع مسجد کے صدر دروازے پر اگر پانچ اہلکار کھڑے ہو جاتے تو دروازہ سے کوئی متنفس اندر نہیں جا سکتا تھا، اس دروازے کو پولیس نے دہشت گردوں کے لئے کیوں کھلا رکھا؟ دارالعلوم تعلیم القرآن اہل سنت والجماعت کا قدیم دینی مرکز ہے، ہر سال محرم کے موقع پر اس مسجد کے گرد خصوصی حفاظتی انتظامات کئے جاتے ہیں، اس سال جمعہ کا دن ہونے کے باوجود اس کا اہتمام کیوں نہیں کیا گیا جبکہ مقامی انتظامیہ اس حقیقت سے بخوبی آگاہ تھی کہ نماز جمعہ کی وجہ سے یہ جلوس ایسے وقت میں اس مسجد کے قریب سے گزرنا چاہئے کہ نماز کی ادائیگی میں رخنہ نہ پڑے۔

راولپنڈی کے اسی حلقے سے منتخب ہونے والے ایم این اے شیخ رشید احمد کا کہنا ہے کہ یہ پہلی بار نہیں تھا کہ عاشورہ محرم کا جلوس اس مقام سے جمعہ کے دن گزرا ہو۔ ان کا کہنا ہے میری زندگی میں عاشورہ کئی بار جمعہ کے دن آیا ہے۔ اس علاقے کے

بچوں کو بھی پتا ہے کہ جمعہ کے روز جب یہ جلوس اس مقام سے گزرتا ہے تو کس طرح کے احتیاطی اقدامات کرنے چاہئیں، میں مان نہیں سکتا کہ پولیس نے اس صورت حال کا ادراک نہ کیا ہو۔

اسی طرح یہ سوال بھی جواب طلب ہے کہ دہشت گردوں کو اپنی بندوقیں دینے والے پانچ اہلکار تو موقع سے فرار ہوگئے، لیکن وہ اہلکار کہاں گئے جن کے پاس آنسو گیس کے گولوں کا ذخیرہ تھا؟ پھر دہشت گردی کی کارروائی شروع ہونے کے ایک گھنٹہ بعد تک پولیس کی مداخلت نظر کیوں نہیں آئی؟ پولیس نے بے گناہوں کو بچانے کے لئے آنکھوں کے سامنے موجود دہشت گردوں کے خلاف کوئی ایکشن کیوں نہیں لیا؟

یہ اور اس نوع کے اور بے شمار سوالات لوگوں کی زبان پر ہیں۔ خوف کی اس فضا میں افواہوں کا بازار گرم ہے۔ بعض گروپوں کی طرف سے اس خونریزی کا بدلہ سیکورٹی فورسز پولیس اور حکام سے لینے کا اعلان کیا گیا ہے۔ قانون اور شریعت کی نظر میں اس طرح کے اعلانات کی گنجائش نہیں لیکن جب قانون نافذ کرنے والے خود دہشت گردوں کی سرپرستی کرتے نظر آئیں گے تو اس طرح کے جذباتی اعلانات و اقدامات کو روکنا ممکن نہیں رہے گا۔

اس وقت پورے ملک میں اس سانحہ کے خلاف شدید ردعمل پایا جاتا ہے۔ وفاق المدارس، جمعیت علماء اسلام، دفاع پاکستان کونسل، اہل السنۃ والجماعۃ، مجلس احرار اسلام اور ملک کی تاجر تنظیموں نے ۲۲؍نومبر بروز جمعۃ المبارک اس سانحہ پر ملک گیر ہڑتال کا اعلان کیا ہے۔ انجمن تاجران راولپنڈی کے صدر نے پریس کانفرنس کرتے ہوئے واضح طور پر کہا ہے کہ عاشورہ کے جلوس میں شریک دہشت گردوں نے مسجد اور مارکیٹ کو آگ لگائی۔

اس وقت دینی حلقوں میں کارکنوں کی زبان پر یہ مطالبہ ہے کہ دس محرم الحرام کو اہل سنت کو بھی بازاروں، چوراہوں اور کھلی جگہوں پر ذکر حسینؓ اور اہلبیتؓ کی مجالس منعقد کرنے کی اجازت دی جائے۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور اہل بیت اطہار پر کسی فرقہ کی اجارہ داری نہیں ہے۔ اگر جارح فریق کو امن وامان کے تقاضوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے دس محرم الحرام کو کھلی چھٹی ہے کہ وہ جہاں چاہے جلوس نکالے اور مجالس تبرا برپا کرے تو ملک کی عظیم اکثریت کو بھی اجازت دی جائے کہ وہ اپنے اکابر صحابہؓ اور اہل بیتؓ کے مناقب جہاں چاہے بیان کرے۔ اگر ماتمی جلوسوں اور مجلسوں میں لاؤڈ اسپیکر کے استعمال پر پابندی نہیں ہے تو صرف مساجد میں لاؤڈ اسپیکر پر پابندی کیوں؟ ہماری دانست میں ماتمی جلوسوں کو چار دیواری تک محدود کرنے کے مطالبہ کی بجائے ہمیں بھی محرم میں مناقب صحابہؓ واہلبیتؓ کی زیادہ سے زیادہ مجالس اور پروگراموں کا انعقاد کرکے ان مجالس اور پروگراموں کے لئے بھی سیکورٹی فراہم کرنے کا مطالبہ کرنا چاہئے۔ اگر یہ مطالبہ درست نہیں تو جارح فریق کو بھی ہر جگہ دندنانے جذبات بھڑکانے اور آگ لگانے سے روکا جائے۔

(روزنامہ اسلام کراچی، ۲۰؍نومبر ۲۰۱۳ء)

جلوس.....

کیا ضروری ہے جلوسوں کا گزرنا چارسو
کیوں عوامی راستہ مسدود ہونا چاہیے

دائرہ اب مذہبی جلسوں کا سارے ملک میں
بس عبادت گاہ تک محدود ہونا چاہیے

حاصل تمنائی

ختم نبوت کے وفد کی مولانا قاسمیؒ کی نماز جنازہ میں شرکت

کراچی..... ۲۰؍محرم الحرام ۱۴۳۵ھ مطابق ۲۵؍نومبر ۲۰۱۳ء بروز پیر ممتاز عالم دین اور جمعیت علماء اسلام صوبہ سندھ کے سرپرست اعلیٰ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے عظیم محب و سرپرست حضرت مولانا عبدالغفور قاسمیؒ کراچی کے میمن ہسپتال میں اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ ان کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے اور جنت الفردوس میں ان کو جگہ عطا فرمائے۔ آمین۔ مولانا مرحوم کا جنازہ چونکہ ان کے مدرسہ جامعہ دارالفیوض قاسمیہ سجاول میں طے پایا تھا جس میں ملک بھر کے کثیر تعداد میں علماء کرام نے شرکت کی، علماء کرام کے علاوہ عوام کا مجمع بھی ہزاروں سے کم نہ تھا۔ ایک وفد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کی جانب سے بھی مولانا مرحوم کی نماز جنازہ میں شریک ہوا۔ جس میں مفتی خالد محمود، مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا محمد طیب لدھیانوی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ، طارق سمیع، سید انوارالحسن، حافظ محمد عمران اور راقم (عبدالرؤف) پر مشتمل تھا۔ ۹ افراد کا یہ قافلہ پیر کی صبح تقریباً ساڑھے گیارہ بجے دفتر ختم نبوت کراچی سے روانہ ہوا۔ ظہر کی نماز جامع مسجد اقصیٰ شاہ لطیف ٹاؤن لانڈھی میں ادا کی۔ حضرات نے (زیر تعمیر) مسجد کا دورہ کیا اور مفتی خالد محمود نے وہاں دعا کی کہ اللہ تعالیٰ خیریت کے ساتھ اس تعمیر کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے اور اسے ختم نبوت کی حفاظت کا منبع و مرکز بنائے۔ ظہر کی ادائیگی کے بعد دوبارہ سفر شروع ہوا اور ٹھیک چار بجے حضرت مولانا مرحوم کے مدرسہ پہنچ گئے۔ عصر کی نماز ادا کی، نماز کے بعد کچھ دیر مولانا مرحوم کے لواحقین کو پُرسہ دیا۔ تمام حضرات نے ان کی دینی خدمات کو سراہا۔ مغرب کے متصل ہی ہزاروں سوگواروں نے حضرتؒ کی نماز جنازہ ادا کی، ساڑھے ۶ بجے کراچی واپسی کا سفر شروع ہوا اور ۹ بجے کے قریب یہ قافلہ بخیر وعافیت کراچی پہنچ گیا۔

ماہِ صفر اور توہم پرستی!

مفتی حبیب الرحمٰن لدھیانوی

زمانۂ جاہلیت میں ماہِ صفر کے متعلق بکثرت مصیبتوں اور بلاؤں کے نازل ہونے کا جو نظریہ اور اعتقاد پایا جاتا تھا، اس زمانہ میں بھی بعض لوگوں میں اس نظریہ اور عقیدہ کے مطابق ماہِ صفر کو بُرا اور بھاری سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ اچھائی اور بُرائی، نفع و نقصان، زندگی اور موت الغرض ہر چیز اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ کوئی وقت و زمانہ، کوئی مکان اور دکان، کوئی پرند چرند، کوئی جانور اور کوئی جگہ بُری اور منحوس نہیں ہوتی بلکہ انسان کے اپنے اعمال جب بُرے ہوتے ہیں تو ان کی نحوست کی وجہ سے مصیبتیں اور بلائیں نازل ہوتی ہیں اور جب اعمال اچھے ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمتیں اور برکتیں نازل ہوتی ہیں۔

قرآن مجید میں حق تعالیٰ شانہ فرماتے ہیں:

"مایفتح اللّٰہ للناس من رحمة فلا ممسک لھا وما یمسک فلا مرسل لہ من بعدہ وھو العزیز الحکیم۔"

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ جو رحمت لوگوں کے لئے کھول دے سو اس کا کوئی بند کرنے والا نہیں ہے اور جس کو وہ بند کردے تو اس کا کوئی کھولنے والا نہیں ہے اور زبردست ہے حکمت والا ہے۔"

چنانچہ خوشی اور غمی، کامیابی اور ناکامی، اچھائی اور بُرائی، موت اور بیماری تمام چیزیں اللہ کی طرف سے مقدر ہوتی ہیں اور ہر کام میں اللہ کی حکمت پوشیدہ ہوتی ہے۔ ہاں البتہ! بعض مرتبہ انسان کسی چیز کے بارے میں اچھائی اور بُرائی کا گمان اپنے اوپر غالب کرلیتا ہے اور اس کے بارے میں سوچنا شروع کردیتا ہے کہ ایسا نہ ہوجائے ویسا نہ ہوجائے، اگر خدانخواستہ ویسا ہی ہوجائے جیسا اس نے گمان کیا تھا تو وہ توہم پرستی کا شکار ہوجاتا ہے۔ زمانۂ جاہلیت میں لوگ مختلف چیزوں کے بارے میں بدشگونی لیتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی تاکید کے ساتھ اس کی تردید فرمائی کہ کسی چیز کو منحوس سمجھنا یا اس کے بارے میں بدشگونی لینا بد اعتقادی، توہمات اور خرافات کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔

چنانچہ حضرت ابوہریرہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

"مرض کا لگ جانا، اُلّو اور صفر کی نحوست یہ سب بے حقیقت ہیں اور جزامی شخص سے اس طرح بچو اور فرار اختیار کرو جس طرح شیر سے بھاگتے ہو۔" (مشکوٰۃ، ص:۳۹۱)

بعض لوگ مرض کو متعدی خیال کرتے ہیں، جیسے زمانۂ جاہلیت میں خارش کے مرض کو متعدی خیال کیا جاتا تھا۔ "ہامہ" پرندہ اور صفر کے بارے میں بدشگونی لیتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ: "فر من المجزوم کما تفر من الاسد" اسی طرح کمزور عقیدہ والا شخص خارش کے مریض سے دور ہی رہے ایسا نہ ہو کہ اس کے گمان کے مطابق وہ اس مرض میں مبتلا ہوجائے اور خیال ہونے لگے کہ مجھے بیماری فلاں مریض کے ذریعے لگی ہے۔

چنانچہ دوسری حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "لا عدویٰ ولا صفر ولا غول" (رواہ المسلم) کہ "ایک سے دوسرے کو بیماری لگنا، صفر اور غول کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔" غول کی جمع غیلان ہے، جنات و شیاطین کی ایک جنس ہے۔ اہل عرب کا خیال تھا کہ غول مختلف شکلوں اور صورتوں میں لوگوں کو دکھائی دیتے ہیں۔ لوگوں کو راستہ بھلادیتے ہیں اور ہلاک کردیتے ہیں۔ آپؐ نے اس کی نفی اور تردید فرمادی۔

ماہ صفر کے متعلق توہمات:

☆...... بعض لوگ ماہ صفر میں شادی بیاہ و دیگر تقریبات کرنا بُرا سمجھتے ہیں اور کہا کرتے ہیں کہ صفر کی شادی صفر ہوگی، یعنی ناکام ہوگی اور اس کی وجہ یہ بتلاتے ہیں کہ صفر کا مہینہ نامبارک اور منحوس ہے۔ اس میں شادی کامیاب نہیں رہتی، چنانچہ ربیع الاول شروع ہونے کا انتظار کیا جاتا ہے اور اپنی تقریبات کو صفر میں موخر کرکے ربیع الاول میں منعقد کرتے ہیں، جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لختِ جگر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح صفر ۲ ہجری میں کیا۔ اسی طرح اسی ماہ صفر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینبؓ بنت خزیمہ کے ساتھ نکاح صفر ۳ ہجری میں اور حضرت صفیہ بنت حیی کے ساتھ نکاح صفر ۷ ہجری میں کیا۔ ان مقدس ہستیوں کے نکاح ہمیں توہم پرستی، نحوست اور بدشگون کی تاریکی سے نکال کر خیر و برکت، خوشی و مسرت کی کامیابی کی نوید سناتے ہیں۔

☆...... بعض لوگ ایک من گھڑت اور موضوع حدیث بھی نقل کرتے ہیں، آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ:

"من بشرنی بخروج صفر بشرتہ بالجنة"... جو شخص مجھے ماہ صفر کے ختم ہونے کی خوشخبری سنائے گا میں اس کو جنت کی خوشخبری سناتا ہوں... ملا علی قاریؒ نے اس کو "الموضوعات الکبیر" میں

موضوع اور من گھڑت ذکر فرمایا ہے۔ بعض علماء نے اس کے بارے میں فرمایا ہے کہ اگر بالفرض اس حدیث کو صحیح مان بھی لیں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ چونکہ آپ کی وفات ربیع الاول میں ہونے والی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا بے حد شوق تھا جس کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ماہ صفر کے ختم ہونے اور ربیع الاول کے شروع ہونے کی خبر کا انتظار تھا۔ اس سے ماہ صفر کا منحوس ہونا ثابت نہیں ہوتا۔

☆......بعض لوگ اگر گھر میں مٹی کے برتن ہوں تو ان کو توڑ دیتے ہیں۔

☆......بعض لوگ ماہ صفر کی نحوست، بے برکتی، مصیبتوں اور بیماریوں سے بچنے کے لئے چاندی کے کڑے، چھلے، کالے دھاگے کے ڈورے، تعویذات بنا کر پہنتے ہیں اور بعض لوگ نوجوان لڑکوں کے کانوں میں چاندی کی بالیاں پہناتے ہیں۔

☆......بعض بظاہر دیندار اور مذہبی لوگوں نے بھی اس ماہ کو مصیبتوں اور آفتوں کا نزول قرار دے دیا ہے، اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ جلیل القدر انبیاء علیہم السلام کو بھی اسی ماہ میں مبتلائے مصیبت ہونا قرار دیا اور لوگوں کو مصیبتوں اور آفتوں سے بچنے کے لئے مختلف قسم کے حربے، اوراد و وظائف اور عبادت کے خاص اوقات اور طریقے بھی ذکر فرمادیئے۔ جن پر عمل کرنے والا تمام آفتوں اور مصیبتوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ یہ سب من گھڑت اور اپنی طرف سے بنائی ہوئی باتیں ہیں جن کی شریعت میں کوئی اصل نہیں ہے۔

مسلمانوں کو ان مذکورہ توہمات سے پرہیز کرنا چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تمام توہمات، بدفالی، بدشگونی سے بچنے کی تاکید فرمائی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے معلوم ہوگیا ہے کہ ایک کی بیماری دوسرے کو لگنے کی بدشگونی اور خیال بھی باطل ہے۔ کسی کی بیماری اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر دوسرے کی طرف منتقل نہیں ہو سکتی۔ کسی مکان، دکان، زمین درخت، پرند، چرند، جانور، چاند، ستارے اور دن تاریخ میں کوئی نحوست نہیں ہے۔ ہمارے معاشرہ میں بدشگونی اور بدفالی کی بہت صورتیں مروج ہیں جو سب کی سب غیر معتبر اور قابل اصلاح ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل کرنا چاہئے، اللہ کی ذات پر بھروسہ ہوگا تو کسی قسم کا ڈر اور خوف دل میں نہیں رہے گا۔☆☆

مرزا قادیانی اور اس کے آباؤ اجداد انگریزوں کے وفادار تھے: قاضی احسان احمد

کراچی (مولانا محمد قاسم) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد باب رحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ میں ۲۱ نومبر بروز جمعرات بعد نماز مغرب ماہانہ تربیتی نشست منعقد کی گئی، جس میں مولانا ابراہیم حسین عابدی نے تلاوت کلام پاک پیش کی۔ نعت رسول مقبول محمد معاویہ (متعلم جامعہ معہد الخلیل الاسلامی بہادر آباد) نے پڑھی، جبکہ نقابت کے فرائض مولانا عبدالحی مطمئن (مبلغ ختم نبوت ضلع غربی) نے ادا کئے۔ اس موقع پر مولانا عبدالحی مطمئن نے اپنے مختصر بیان میں کہا کہ ہمارا کاز اور مشن تحفظ ختم نبوت اور تردید قادیانیت ہے۔ ہم مسلمانوں کے ایمان و یقین کی حفاظت کا فریضہ ادا کرتے ہیں تاکہ ایمان کے ڈاکو قادیانی مسلمانوں کو شبہات میں مبتلا کر کے گمراہ نہ کرسکیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "انا اخر الانبیاء وانتم اخر الامم"... میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو... عقیدۂ ختم نبوت کے اندر امت کی بقا کا راز مضمر ہے۔

مولانا قاضی احسان احمد مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی نے اپنے بیان میں کہا کہ جب تک انبیاء علیہم السلام کی آمد کا سلسلہ جاری رہا سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک، اس دورانیے میں کوئی جھوٹا مدعی نبوت پیدا نہیں ہوا۔ آپ پر سلسلۂ نبوت مکمل ہو چکا تو اس کے بعد جھوٹے مدعیان نبوت پیدا ہونے شروع ہو گئے۔ آپ علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ: "میری امت میں تیس جھوٹے آئیں گے" یہ ارشاد ضرور پورا ہوتا تھا اور پورا ہو کر رہا۔ آپ کے زمانہ میں اسود عنسی، مسیلمہ کذاب، طلیحہ اسدی اور سجاح بنت حارث وغیرہ نے جھوٹا دعویٰ نبوت کیا۔ سب سے خطرناک فتنہ قادیانیت کا ہے۔ انگریز نے ہندوستان میں مرزا غلام احمد قادیانی کو کھڑا کیا اور اس نے نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ مرزا کا خاندان، اس کے آباؤ اجداد سب کے سب انگریز کے نمک خوار اور وفادار تھے۔ مرزا بھی ساری زندگی حکومت برطانیہ کا دم بھرتا رہا۔ مرزا نے ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو مرنے سے ایک دن پہلے ۲۵ مئی کو بھی لاہور میں واشگاف اور واضح انداز میں نبوت کا دعویٰ کیا اور اسی دعوے کے ساتھ آنجہانی ہوا۔

الحمدللہ! اللہ رب العزت نے آپ کو اور ہم کو اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لئے تگ و دو کرنے کا موقع فراہم کیا ہے۔ حضرت مولانا محمد عمر پالن پوری فرمایا کرتے تھے: "خوش بخت اور سعادت مند ہے وہ شخص جو ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کام کرے۔"

امت مسلمہ نے کبھی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس پر سمجھوتا نہیں کیا۔ حضرات صحابہ کرامؓ سے لے کر آج کے دور تک ۸ سال بچے سے ۸۰ سال بوڑھے نے تحفظ ختم نبوت کے لئے جانوں کے نذرانے پیش کئے ہیں۔ ۱۶ سالہ صحابی نے اپنی جان خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس پر قربان کردی۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک میں ایک سات / آٹھ سالہ بچہ گرفتار ہوا، تھانیدار نے پوچھا: بتاؤ! تجھے کتنے کوڑے لگاؤں؟ اس نے جواب دیا: "اتنے ہی لگانا جتنے کل قیامت کے دن خود بھی سہہ سکو۔" ہماری ماہانہ نشست اسی یاد دہانی کے سلسلے کی ایک کڑی ہے کہ ہم اپنے اپنے مقام پر ختم نبوت کے تحفظ کے کام کو زیادہ سے زیادہ آگے بڑھائیں۔

”یارسول اللہ!

ہم تو نہیں آپ کا اور آپ کی آل کا دشمن سمجھتے تھے؟“

پروفیسر محمد حمزہ نعیم، جھنگ

”اے اللہ! دو میں سے ایک کے ذریعہ اسلام کو عزت دے دے: عمرو بن ہشام (ابوجہل)، یا عمر بن خطاب۔“ (الحدیث)

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے شب جمعہ کو دعا مانگی، جمعہ کو ابن خطاب پہنچ گئے۔ ننگی تلوار ہاتھ میں تھی، مگر اب تو اس تلوار سے حفاظت اسلام اور اشاعت اسلام کا عظیم عمل انجام پاتا تھا... دار ارقم کے اندر کلمۂ شہادت پڑھنے والے عمر نے حرم کعبہ کے اندر چالیس سابقون الاولون کو پہنچا کر گواہ بنا کر پروانہ توحید ہونے کا اعلان کیا، پھر حرم کعبہ سے چند قدم کے فاصلے پر ایک بلند و بالا پہاڑ پر کھڑے ہو کر کلمہ توحید کا اعلان کیا تاکہ مشرکین قریش جو حرم محترم میں موجود نہیں تھے، ان کو بھی اطلاع ہو جائے۔ پہاڑ نے کہا: ”اے مراد رسول، اے دعائے رسول، اب میں بھی اعلان کرتا ہوں کہ رہتی دنیا تک میرا نام آپ کی عظمت سے منسوب ہو کر جبل عمری رہے گا۔“

کی ہے خلافت آپ نے کس دھوم دھام سے
ایران سے خراج لیا اور شام سے

یہ عمر رضی اللہ عنہ کون ہیں؟ صحابیت اور فاروقیت تو بلند ترین درجہ ہے، آج کی نشست میں قارئین کو ایک دوسرا پہلو پیش کیا جاتا ہے۔

یہ حضرت عمرؓ داماد حیدر کرارؓ ہیں، جگر گوشۂ رسول سیدہ بتول کی بڑی صاحبزادی اُم کلثوم، اُن کے نکاح میں ہے۔ سیدنا حسینؓ و سیدنا حسنؓ دونوں حضرت عمرؓ کے نسبتی بھائی ہیں۔ ان کی بیٹی سیدہ حفصہؓ کو اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کی ماں قرار دیا ہے۔ ان سیدہ حفصہؓ کی نسبت سے سیدنا علیؓ ان کے داماد اور حسنین کریمینؓ نواسے اور سیدنا عمران دونوں شہزادوں کے نانا بلکہ نانی اماں (سیدہ حفصہؓ) کے ابو ہیں۔

سیدنا عثمانؓ کے گھر نبی مکرم کی دو بیٹیاں رقیہؓ اور اُم کلثومؓ ہیں تو سیدنا عثمانؓ، حسنین کریمینؓ کے خالو، سیدنا علی المرتضیٰؓ کے ہم زلف ہیں۔ سیدنا ابوالعاصؓ بن الربیع بھی حسنین کریمینؓ کے خالو اور حضرت علیؓ کے ہم زلف ہیں.... یہ تینوں داماد رسول جبکہ سیدہ ام کلثوم نکاح میں ہو کر حضرت عمرؓ داماد بنت رسول سیدہ فاطمہؓ اور سیدہ امامہ کے ساتھ نکاح کی وجہ سے حضرت علی المرتضیٰؓ بھی داماد بنت رسول ہیں، خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیقؓ، خلیفہ رابع حضرت علی المرتضیٰؓ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور عم رسول سیدنا عباسؓ یہ سب ہم زلف ہم زلف رسول علیہ السلام ہیں۔ سیدنا حسینؓ، سیدنا امیر معاویہؓ کی بہن سیدہ میمونہؓ کے داماد ہیں۔ سیدنا مروان، سیدنا عثمانؓ کے داماد اور سیدنا علی المرتضیٰ کی دو بیٹیوں کے خسر محترم ہیں۔ بخاری کے راوی حدیث ہیں۔

سیدنا مروان عم زاد و داماد غنی کے دو بیٹے معاویہ بن مروان اور عبدالملک بن مروان، سیدنا علی المرتضیٰؓ کے داماد ہیں۔ سیدنا حسنؓ کی ایک پوتی بھی بعد میں معاویہ بن مروان کے نکاح میں آئی۔ سیدہ سکینہ بنت سیدنا حسین عمرو بن عثمان ذوالنورین کی بہو بن گئیں۔ سیدنا حسین کی دوسری بیٹی سیدہ فاطمہ بھی سیدنا عثمان غنی کی بہو بنیں۔ سیدنا حسن کی دو پوتیاں نفیسہ بنت زید اور زینب بنت حسن مثنیٰ، حضرت مروان کے بیٹے عبدالملک کی بہوئیں بنیں۔ سیدنا حسن کی تیسری پوتی ام قاسم سیدنا عثمان کے پوتے سے بیاہی گئیں۔

ان کے علاوہ سیدنا جعفر طیارؓ کی پوتی رملہ کا نکاح پہلے آل مروان پھر آل ابی سفیان میں ہوا۔ سیدہ زینب بنت فاطمہ کی بیٹی سیدنا جعفر طیار کی پوتی ام کلثوم کا نکاح پہلے اپنے چچازاد سے ہوا۔ پھر حجاج بن یوسف کے ساتھ اور ان کی وفات پر ابان بن عثمان ذوالنورین کے ساتھ ہوا۔ سیدنا جعفر طیار کی دوسری پوتی ام محمد سیدنا معاویہ کی بہو تیسری سیدہ ام ابیہا حضرت مروان کی بہو بنیں۔

قارئین کرام! جو لکھا یہ حقائق کا نصف بھی نہیں، قبل از اسلام بنی عبدشمس (بنی امیہ) کی دو خواتین ام جمیل اور سیدہ فاطمہ بالترتیب عبدالعزیٰ بن عبدالمطلب اور عقیل بن ابی طالب کے گھر اور آل ہاشم کی دو نور نظر سیدہ صفیہ اور سیدہ ام الحکیم البیضاء، نبی اور علی کی پھوپھیاں آل عبدشمس (بنی امیہ) کو بیاہی گئیں اور اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ خود نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم جناب ابی سفیان بن حرب اموی کے گھر کے دولہا بنے، ابھی اسلام قبول نہ کیا تھا پھر بھی انہوں نے اس رشتہ پر فخر کا اظہار کیا تھا.....

اللہ تعالیٰ کے بندو! مجھے اور آپ کو اپنے سسرال، اپنے ننھیال، اپنے ددھیال کی بدگوئی پسند

(باقی صفحہ ۳۰ پر)

محاسبۂ نفس

نعیم الرحمٰن صدیقی ندوی

ایک مسلمان کی حیثیت سے ہمارا اور آپ کا یہ ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سچے اور آخری رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات پاک ہر پہلو اور ہر زاویے سے کامل و مکمل ترین ہے، آپ کی سیرت طیبہ کا ہر واقعہ ہمارے لئے چراغ راہ ہے۔ ہمارا اور آپ کا عقیدہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کسی علاقے کسی ایک قوم، کسی ایک نسل اور کسی مخصوص زمانے کے واسطے نہیں ہے بلکہ دنیا کے تمام انسانوں کے لئے پاکیزہ ترین اور قرآن مجید کے الفاظ میں ''اسوۂ حسنہ'' ہے۔ آپ یہ تسلیم کرتے ہیں کہ اس عالم آب وگل نے اپنی آنکھ سے ''بعد از خدا بزرگ'' کا صحیح مصداق اور سچا پیکر صرف اور صرف حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو دیکھا ہے۔ آپ اس کے قائل ہیں کہ مکہ مکرمہ کا وہ در یتیم (صلی اللہ علیہ وسلم) علم وعقل، اخلاق وعبادات، صفات وعادات، حسن معاملات، حسن سیرت، حسن صورت غرض کہ جتنے بھی فضائل آدمیت اور کمالات انسانی ہیں سب کے سب اعلیٰ درجہ پر فائز تھے، آپ یہ مانتے ہیں کہ عرب کے اس نبی امی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مکمل پیروی اور اقتدا ہی کا نام اسلام ہے۔

پھر یہ کیسا اندھیرا ہے کہ اس اسوۂ کاملہ کے ہوتے ہوئے آپ کی نگاہیں اغیار کی طرف اٹھتی ہیں؟ پیارے نبیؐ اپنی نمازیں کس طرح ادا فرماتے تھے؟ کیا آپ نے بھی اس طرح نماز پڑھی ہے؟ اگر پڑھی بھی ہے تو کتنی بار، روزہ اللہ کے حبیب کو کتنا محبوب تھا؟ کیا آپ بھی روزے کو اپنے لئے آسان سمجھتے ہیں؟ کیا آپ نے کبھی یہ معلوم کرنے کی کوشش کی کہ سرور کائنات (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خوراک کس قدر سادہ ہوتی تھی؟ اور کتنی مقدار غذا کی آپ تناول فرماتے تھے؟ فاتح کونین کتنے فاقے کیا کرتے تھے؟ کیا آپ بھی فاقے کے لئے آمادہ اور تیار رہتے ہیں؟ آپ دن بھر میں کتنی مرتبہ معدے کی خدمت کرتے ہیں؟ کیا اس کی کوئی روایت سیرت رسول سے آپ کو ملی ہے؟ کیا آپ کا لباس، پیراہن نبوی سے کوئی مناسبت رکھتا ہے؟ آپ نے اپنے جسم پر جو تم قسم کے کپڑے پہن رکھے ہیں اور شرافت کا معیار جو خوش پوشاکی کو قرار دے رکھا ہے، کیا اس کی کوئی دلیل آپ کو سنت نبوی سے ملی ہے؟ کیا آپ نے کبھی اس کی فکر کی کہ فخر موجودات نے مکان کی تعمیر کے سلسلہ میں کیا ہدایات دی ہیں اور کس طرح کے مکان میں سردار دو جہاں (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سکونت تھی؟ اس کے برعکس آپ اپنے مکان کی تعمیر میں خداوند قدوس کی عطا کی ہوئی دولت جس طرح خرچ کرتے ہیں کیا وہ اسراف وتبذیر کے زمرے میں داخل نہیں ہے؟ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع یہی ہے؟

غور کیجئے کہ آپ کی خرید وفروخت، لین دین، خوشی غمی، رہن سہن، عادات واطوار، رسم و رواج، میل ملاپ کے طریقے معلم اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بتائے ہوئے طریقوں سے کس حد تک مناسبت اور مطابقت رکھتے ہیں؟

آپ کا معیار زندگی اور طرز معاشرت جتنا پرپیچ اور پرتصنع ہے، اللہ کے سچے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آپ کے اصحاب کرام کا طریقۂ زندگی اتنا ہی آسان اور سادہ تھا، آپ اپنے کو اس طرز پر ڈھالنے میں پس وپیش کیوں کرتے ہیں؟

ہم اور آپ اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے ہم کو پسندیدہ دین کا نام لیوا بنایا؟ ہمارا عقیدہ ہے کہ خالق کائنات نے اپنے دین ''اسلام'' کی تبلیغ واشاعت کے لئے اپنے برگزیدہ بندوں کو مبعوث فرمایا، ان بندوں کو شریعت کی اصطلاح میں انبیاء علیہم السلام (ان پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی اور درود ہو) کہتے ہیں، آپ کا ایمان ہے کہ ان کے محبوب بندوں نے پیام الٰہی بے کم وکاست ہم تک پہنچا دیا، آپ اس بات کو مانتے ہیں کہ ہم سب کی فوز وفلاح اسلام کے احکام پر مکمل طور پر عمل کرنے میں ہے؟

لیکن ذرا سوچئے کہ جب آپ کے گھر، آپ کے خاندان، آپ کے محلہ اور آپ کی بستی میں بڑی تعداد نماز نہیں پڑھتی ہے تو ان کے ساتھ آپ کا رویہ کیا ہوتا ہے؟ رمضان المبارک کے مبارک مہینے میں روزہ خوروں سے آپ کس طرح پیش آتے ہیں؟ وہ روزہ دار جو زکوٰۃ کی ادائیگی نہیں کرتے ان کے متعلق آپ کا برتاؤ کیا ہے؟ وہ متمول حضرات جو فریضۂ حج نہیں ادا کرتے ہیں، آپ ان سے کیا معاملہ کرتے ہیں؟

آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ اسلام جیسے پاکیزہ مذہب میں دروغ گوئی، مکر سازی، فریب دہی، وعدہ خلافی، بدمعاملگی، غبن، خیانت، چوری

جیسی بُرائیوں کی بیخ کنی کی گئی ہے، لیکن اس کے باوجود ان بُرائیوں پر عمل کرنے والے آپ کے نزدیک کس حیثیت کے حامل ہیں؟....

آپ نے ضرور پڑھا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے ترکہ اور میراث میں عورتوں کا کیا حصہ رکھا ہے؟ ان کے حصہ کو ہڑپ کرنے والوں اور ان کے حقوق کو غصب کرنے والوں کے ساتھ آپ کیا سلوک کرتے ہیں؟ آپ کو یقیناً معلوم ہوگا کہ سود اور سود خوروں کے بارے میں خدائے قہار نے اپنی سچی کتاب میں سخت ترین احکامات نازل کئے ہیں، اس کے بعد بھی آپ سود خوروں اور سود کے سلسلہ میں کیا نظریات رکھتے ہیں؟ آپ نے مطالعہ کیا ہوگا کہ اسلامی شریعت میں رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے کے لئے کتنی شدید وعید ہے، اس کے باوجود آپ کی نگاہ میں رشوت دینے والے اور لینے والے کس مرتبہ کے حامل ہیں؟

سوچئے اور خوب سوچئے! پھر یہ فیصلہ کیجئے کہ ہماری عبادات، معاشرت، معاملات، اخلاق اور زندگی کا کون سا شعبہ کس حد تک اسوۂ حسنہ سے ہم آہنگ ہے؟؟؟

☆☆...........☆☆

بقیہ: ہم تو نہیں آپ کی آل کا دشمن...

نہیں، کیا نبی، علی، حسنین کریمین کے سسرال ہی ایسے رہ گئے کہ روز ان کی بدگوئی کی جائے، ان پر تبرا کیا جائے، ان کو آل نبی آل علی کا دشمن بتایا جائے، یہ رشتے، یہ عزیز داریاں کیا دشمنی کا اظہار ہیں یا پیار و محبت اور ہم کفو ہونے کا؟؟

غور کریں یہ سب خاندان قریش کے عظیم سپوت، اسلام اور ایمان کا مرکز ہیں، اگر نہیں تو سوچیں کیا ہمارا اسلام کہیں اور سے آیا ہے؟ حقیقت کیا ہے؟

داماد حیدر سیدنا عمرؓ، داماد نبی ہم زلف علی خانوائے حسنین، سیدنا عثمان غنیؓ اس کے بعد حیدر کرار، حسنین کریمین، ان کے نانا کے ہم زلف و برادر نسبتی سیدنا معاویہ، داماد غنی خسر بنات علی سیدنا مروان.... یہ سب کیا ایک ہی خاندان نہیں اور شہادت عمرؓ سے لے کر شہادت حسینؓ تک اور پھر آج تک ان مقدس و مطہر شخصیات کا دشمن کیا ایک ہی نہیں ہے؟ اہل اسلام سے درخواست ہے کہ اس پر ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں۔

کیا حشر کے دن ہم یہ کہہ کر چھوٹ جائیں گے کہ:

"یا رسول اللہ! ہم تو عمرؓ، عثمانؓ، معاویہؓ، ابوسفیانؓ، مروان اور ان کے انصار و اعوان کو آپ کا اور آپ کی آل کا دشمن سمجھتے تھے؟؟؟"

کاش! ہم آج ہی اپنی نجات کا ذریعہ سوچ لیں اور خسران سے بچ جائیں۔

☆☆...........☆☆

مولانا شجاع آبادی کا سہ روزہ دورہ گوجرانوالہ

گوجرانوالہ (مولانا محمد عارف شامی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ دور حاضر کے فتنوں میں سب سے بڑا فتنہ فتنۂ قادیانیت ہے۔ علماء کرام اور خواص کی ذمہ داری ہے کہ اس فتنے سے عوام کو بچائیں اور ختم نبوت کے محاذ کو گرم رکھیں اور عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت کو اجاگر کریں، انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ تمام مکاتب فکر کی عبادات کو چار دیواری میں محدود کیا جائے تاکہ سانحہ راولپنڈی جیسے واقعات رونما نہ ہوسکیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے لال مسجد قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ میں کیا۔ ۲۰ نومبر ۲۰۱۳ء کو گوجرانوالہ شہر بھر کی مساجد میں مولانا کے بیانات ہوئے جن میں جامع مسجد مدنی وحدت کالونی، جامع مسجد مبارک سیٹلائٹ ٹاؤن، جامع مسجد گنبد والی، جامع مسجد ختم نبوت، جامع مسجد بابا بٹ والی باغبان پورہ اور جامعہ قاسمیہ گوجرانوالہ شامل ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے نائب امیر حافظ محمد انور، قاری منیر احمد قادری اور ناظم اعلیٰ ضلع گوجرانوالہ قاری محمد یوسف عثمانی نے تمام پروگراموں میں شرکت کی اور مولانا کی گوجرانوالہ آمد پر ان کا شکریہ ادا کیا۔

حافظ نذیر احمد نقشبندی سے اظہار تعزیت

حافظ صاحب مذکورہ حضرت خواجہ خواجگان مولانا خان محمدؒ کے مسترشد اور مجلس کی مرکزی شوریٰ کے رکن ہیں۔ گزشتہ دنوں ان کی اہلیہ محترمہ کا انتقال ہوا۔ نماز جنازہ کی امامت مجلس کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ نے کی، ۱۰ محرم الحرام ۱۴۳۵ھ کو مرحومہ کو سپرد خاک کیا گیا۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، حضرت حافظ محمد ثاقب مدظلہ، حاجی عبدالرحمن، مولانا محمد عارف شامی کی معیت میں حضرت حافظ صاحب کے مکان پر حاضر ہوئے اور ان کی اہلیہ محترمہ کے لئے فاتحہ خوانی اور دعائے مغفرت کی۔

تحفظ دینی مدارس کنونشن میں شرکت

سانحہ راولپنڈی کے خلاف مرکزی جامع مسجد شیرانوالہ باغ گوجرانوالہ میں عظیم الشان کنونشن منعقد ہوا، جس کی صدارت مولانا زاہد الراشدی مدظلہ نے کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی نمائندگی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، حافظ محمد ثاقب، مولانا محمد عارف شامی اور حافظ محمد الیاس نے کی۔ مولانا شجاع آبادی نے سانحہ راولپنڈی میں شہید ہونے والے مسلمانوں کی شہادت، معصوم بچوں کو ذبح کرنے، شہدا کو جلانے، دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار میں ہزاروں دینی کتب اور قرآن پاک کے نسخوں کی بے حرمتی کی مذمت کی۔ انتظامیہ کو معطل کرنے کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ نااہل انتظامیہ کی معطلی سے مسئلہ کا حل نہیں نکلے گا نااہل انتظامیہ کے افسروں کی برطرفی اور جانی و مالی نقصان کا ازالہ ان سے کرایا جائے۔

اسلام کا نظامِ نظافت وطہارت!

محمود حسن حسنی ندوی

تعلیمات نبوی نے انسان کو صرف ظاہری حق احترام انسانیت کا ہی نہیں دیا اور اس کے محض کلی حقوق نہیں رکھے، اس کے جسم اور جسم کے ایک ایک عضو اور حصہ کا، قویٰ و جوارح کا، حواس کا، اس کی طبیعت و فطرت اور یہاں تک کہ اس کے مزاج اور جذبات کا کہ ان کی بھی رعایت کی جائے، حق دیا اور جسم کو جن چیزوں کی ضروریات پڑتی ہے اور جو اس کے لوازمات ہیں ان کا بھی حق رکھا، ماکولات و مشروبات میں پاکیزہ و حلال چیزوں کے استعمال کی تاکید کی جو خون کو آلودگی سے بچا سکیں، اس سلسلہ میں اسباب و ذرائع کو بھی جائز اور حق طریقہ سے اختیار کرنے کو کہا، نفس پر بے جا سختی سے روکا اور جہاں جسم کے جائز مطالبات و حقوق کی پامالی ہو وہاں اسلام نے روک لگادی، اس سلسلہ میں راقم الحروف ''اسلام اور غیر اسلامی تہذیب'' مصنفہ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ سے ایک اقتباس پیش کرتا ہے جس میں اس مضمون کی روح آ گئی ہے وہ یہ کہ:

''اسلام زندگی کا مذہب ہے، وہ ایک طرز حیات ہے، اس لئے اس نے جسم کی حق تلفی کو کبھی مقصد نہیں بنایا، بلکہ اس کی پرورش و پرداخت، حفاظت و نگہداشت کی ترغیب دی اور اس کے لئے ابھارا، قرآن کی تعلیم کہ: اپنی جان کو ہلاکت میں نہ ڈالو یا یہ کہ کھاؤ پیو لیکن اسراف نہ کرو، نکاح کو مودت و رحمت اور سکون و سکینت یا جانوروں تک کے جسم میں کاٹ چھانٹ کو خدائی تخلیق میں دخل اندازی قرار دینا، احادیث میں مثلہ سے منع کرنا، مصنوعی بالوں کا استعمال، عورتوں کا مردوں سے اور مردوں کا عورتوں سے تشبہ، عورتوں کا گودنا، گدانا، چہرہ کی آرائش کے لئے خال و خط بنانا، حسن کے لئے دانتوں کے بیچ میں فصل ڈالنا، مردوں کا گیسو سنوارنا اور سر کے پچھلے بال کتروانا، سانڈوں کو داغ کر چھوڑنا یا آگ سے داغنے سے روکنا، یہ سب اسی لئے ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی شکل میں تبدیلی آتی ہے اور خود حیوانی یا انسانی جسم کی توہین ہوتی ہے۔ حدیث میں صاف صاف تعلیم دی گئی ہے کہ انسان کا جسم بھی اس کی روح کی طرح اس کے ہاتھوں میں خدا کی امانت ہے، اس کی حفاظت کرنا اور اس کا حق ادا کرنا بھی عبادت ہے، آپ علیہ السلام نے فرمایا:

''تمہارے بدن کا تم پر حق ہے، تمہاری آنکھ کا تم پر حق ہے، تمہارے مہمان اور تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے۔''

انسانی حقوق میں نظافت اور طہارت معاشرتی طور پر اور انفرادی اعتبار سے بھی جسم کا ایک بڑا اور اہم و بنیادی حق ہے لیکن ان دونوں (نظافت و طہارت) میں فرق بھی ہے، اس فرق کو اسلام نے ملحوظ رکھا ہے، جہاں تک نظافت کا تعلق ہے کہ صاف ستھرا رہنا، نہانا، دھونا، اجلے اور صاف کپڑے پہننا، دنیا کی تمام تہذیبوں اور شائستہ اور سلیم الطبع انسانوں میں پایا جاتا ہے، اسلامی، ابراہیمی و محمدی تہذیب میں بھی اس کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خود اس کا بڑا اہتمام رہتا تھا اور اپنے اہل بیت اطہار اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھی اس کے اہتمام و خیال کی ترغیب دیتے تھے، خوشبو کا استعمال فرماتے، کپڑوں میں سفید کپڑے پسند کرتے، مسواک کا بڑا اہتمام رکھتے، ناخن بڑھنے نہیں دیتے، بالوں کی صفائی کا پورا خیال کرتے اور تیل و کنگھے کا استعمال کرتے اور آپؐ اس میں اتنے ذکی الحس واقع ہوئے تھے کہ ہر اچھے و مرغوب کام کو داہنے ہاتھ سے انجام دیتے، نشست و برخاست، دخول و خروج خورد و نوش، اکل و شرب، سلام و مصافحہ، انفاق و اعطا حتیٰ کہ صف بندی اور طہارت کے تمام امور میں یمین و یسار کو ملحوظ رکھتے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عادت شریفہ تھی کہ جو اپنے لئے پسند کرتے وہی اپنے تمام صحابہ کرامؓ کے لئے پسند کرتے، اس لئے نظافت کو بھی ہر ایک کے لئے پسند کرتے، مسجد کے لئے اس کی اور زیادہ تاکید رکھی۔ علامہ ابن عبدربہ الاندلسی (م:۳۲۸ھ) نے ''العقد الفرید'' (۷/۲۵۳) میں حضرت امام مالکؒ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ انہیں حضرت زید بن اسلم نے اور ان کو حضرت عطاء بن یسار نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تھے، اتنے میں ایک شخص بکھرے اور الجھے بالوں کے ساتھ مسجد میں اندر آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کے اشارے سے اسے باہر جانے کو کہا کہ جاکے سر اور داڑھی کے بالوں کو ٹھیک کرے پھر آئے، اس نے ایسا ہی کیا اور پھر واپس ہوا

تو اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس طرح شیطان کی ہیئت میں آنے سے کیا ہی بہتر تھا کہ اپنے چہرے کو سلیقہ مندی سے ترتیب دے دیتا۔

علماء نے مسجد سے باہر جاکر بالوں کو درست کرنے میں یہ حکمت بھی بیان کی ہے کہ مسجد کے لحاظ و احترام سے یہ بات متصادم ہوتی ہے کہ وہاں بالوں میں کنگھی کی جائے یا بال تراشے جائیں، اس لئے کہ مسجد اللہ کی عبادت، رکوع وسجدہ اور دعا ومناجات کی جگہ ہے، کوئی بھی ایسا کام جو نظافت کے خلاف ہو وہ ان کاموں کو خشوع وخضوع سے انجام دینے میں رکاوٹ بنتا ہے۔

جمعہ کے سلسلے میں اور زیادہ خصوصیت، اہتمام و ترغیبات ملتی ہے کہ نہا دھو کر صاف ستھرے، دھلے اور اچھے کپڑے پہن کر خوشبو تیل لگا کر مسجد آیا جائے اور قرآن حکیم میں فرمایا:

"خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ" (الاعراف:۳۱)

ترجمہ: "ہر عبادت کے وقت اپنی زینت (لباس) اس سے آراستہ رہا کرو۔"

یہ تو نظافت کی بات تھی، اس سے بڑھ کر طہارت ہے جس کے جسم پر گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں اور انسان کے مزاج و اخلاق کو صحیح رخ پر لانے میں اس کا نہایت اہم کردار ہوتا ہے، بعض علماء اور اطباء روحانی سے وساوس کے علاج کی تدبیر دریافت کی گئی تو انہوں نے طہارت کے صحیح طور پر کرنے اور اس کے التزام پر زور دیا، شیطانی اثرات سے بچاؤ کی بہترین تدبیر طہارت ہے اور گناہوں سے حفاظت کا موثر ذریعہ بھی ہے، اس کے برعکس نجاست ہے، اسی نجاست کے ازالہ کے لئے طہارت ہے، شریعت اسلامی کے اسرار وحکم کے حکیم و عارف حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ فرماتے ہیں:

"طہارت کا تخیل ابراہیمی ومحمدی تہذیب کی خصوصیت ہے اور وہ اس بارے میں جتنی ذکی الحس واقع ہوئی ہے اور اس کا معیار اس کے بارے میں جتنا بلند ہے، میرے علم میں کسی اور تہذیب اور نظام زندگی میں نہیں ملتی، بدن اور کپڑے کی پاکی، استنجا پاک کرنا، کپڑے یا بدن پر پیشاب کی ایک چھینٹ پڑ جائے یا کوئی گندی چیز لگ جائے تو اس کو پاک کئے بغیر نہ مسلمان نماز پڑھ سکتا ہے اور نہ اس کو اطمینان حاصل ہوسکتا ہے، چاہے اس کے کپڑے دودھ کی طرح سفید اور اس کا بدن آئینہ کی طرح صاف وشفاف ہو، یہی حکم پانی، کھانے، برتن، فرش، زمین اور ان سب چیزوں کا ہے جو مسلمانوں کے استعمال میں آتی ہیں، یہ "نجاست" اور "طہارت" کا یہ فرق اور تخیل ابراہیمی ومحمدی تہذیب کا شعار اور اس کی خصوصیت ہے۔

جانوروں کے گوشت کے استعمال کے بارے میں بھی اس کی شریعت اور قانون دوسرے قوانین اور رواجوں سے مختلف ہے، یہاں بھی نجاست اور طہارت مردار وناجائز اور حرام وحلال کی تفریق ہے، کئی جانور اس کی شریعت میں حرام اور دائمی طور پر ناقابل استعمال ہیں، عام طور پر وہی ہیں جن کو انسان کی فطرت صحیح اور ذوق سلیم ناپسند کرتا ہے اور جو حلال و جائز ہیں، ان کو بھی ذبح کرنے اور ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لینے کی شرط ہے، ورنہ وہ بھی مردار کے حکم میں ہوں گے:

"طیبات" "خبائث" اور حلال اور میتہ کی یہ تفریق بھی اس تہذیب کے خصائص ہیں۔"

(عصر جدید کا چیلنج، ۱۸،۱۹)

اسلام کا نظام نفاست وہ نظام ہے جس سے ایک طرف انسانی حقوق کا تحفظ ہوتا ہے، انسان کا جسم آلائشوں اور کدورتوں سے محفوظ ہوتا ہے، وہیں دوسری طرف وہ ذہنی سکون کا باعث بنتا ہے اور دوسرے بھی راحت پاتے ہیں اور معاشرہ سے بہت سی بیماریاں اور برائیاں زائل ہوتی ہیں، لیکن ان سب کے باوجود تعلیمات نبوی نے اس میں بھی راہ اعتدال پر قائم رہنے کو کہا ہے، اس لئے کہ اعتدال سے ہٹنے سے دوسروں کی حق تلفی ہوتی ہے۔

کپڑوں کی صفائی، برتنوں کی صفائی، بستر کی صفائی، گھر کی صفائی، جسم کی صفائی، راستہ کی صفائی کی ترغیب اس طرح دی گئی کہ اس کے معمولی کام پر بھی بڑا اجر رکھ دیا، راستہ سے گندگی ہٹانا، کانٹا ہٹانا، پتھر ہٹانا بال صاف کرنا، کپڑے دھونا، مسجد کی صفائی، دھول ہٹانا، جالا صاف کرنا اور سفید رنگ کو اختیار کرنا کہ اس سے چیز دیدہ زیب ہوجاتی ہے اور حسن وجمال نکھرتا ہے، اس طرح جہاں ایک طرف طہارت و نظافت کو اختیار کرنے کو کہا گیا، وہیں دوسری طرف نفاست کا خیال کرکے نظافت کی بھی ترغیب دی گئی ہے۔ ☆☆

امت مسلمہ عظیم روحانی شخصیت سے محروم ہوگئی: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کراچی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی، نائب امیر مرکزیہ ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا خواجہ عزیز احمد، ناظم اعلیٰ مولانا عزیزالرحمن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ودیگر رہنماؤں نے اپنے مشترکہ بیان میں مولانا سائیں عبدالغفور قاسمیؒ بانی وشیخ الحدیث جامعہ دارالفیوض قاسمیہ سجاول کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امت مسلمہ ایک ممتاز عالم دین، بے لوث مجاہد ختم نبوت اور ایک بزرگ ہستی وروحانی شخصیت سے محروم ہوگئی ہے۔ آپ کی ذات گرامی پورے سندھ ہی نہیں بلکہ تمام مسلمانوں کے لئے رحمت کا موجب تھی۔ آپ کو تمام سیاسی ومذہبی حلقوں میں عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ انہوں نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے آپ کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

اسلام کے کاروباری اخلاق!

ڈاکٹر بشیر احمد رند

آخری قسط

۱۰: بیع الغرر (غیر یقینی اور خطرہ پر مبنی کاروبار):

بیع الغرر سے مراد وہ کاروبار ہوتا ہے جس میں مال (بکی ہوئی چیز) یا قیمت طے نہ ہو یا دونوں طے نہ ہوں یا ان میں ابہام ہو، مثال کے طور پر اگر یہ چیز نقد خریدے گا تو اس کی قیمت سو روپے اور اگر ادھار خریدے گا تو دو سو روپے اور خریدار وہ چیز لے لے لیکن یہ طے نہ کرے کہ اس نے نقد پر لی ہے یا ادھار پر، اس کو ایک بیع کے اندر دوسری بیع بھی کہا جاتا ہے، یا ایسی چیز بیچنا جس کے حوالے کرنے پر بائع کو قدرت نہ ہو جیسے ایسا پرندہ بیچنا جو ہوا میں ہو یا وہ مچھلی بیچنا جو پانی میں ہو (سوا اس کے کہ پوری جھیل ٹھیکے پر دی جائے) یا بیع وشراء میں ایسی شرط لگا دی جائے جو معاملہ کا جزء یا رکن نہ ہو، مثال بائع کہے کہ میں یہ چیز تمہیں بیچ دیتا ہوں لیکن تم اسے کسی کو ہبہ نہیں کرو گے یا کسی کو نہیں بیچو گے، یا درختوں پر موجود ایسے پھل بیچنا جو ابھی درست نہ ہوئے ہوں (سوا اس کے کہ پورا باغ ٹھیکے پر دیا جائے) یا ایسی فصل بیچنا جو ابھی تک ٹھیک سے پک نہ چکی ہو (سوا اس کے کہ پوری فصل ٹھیکے پر دی جائے) یا کسی جانور کا بچہ جو ابھی ماں کے پیٹ میں ہو بیچنا۔ خرید وفروخت کی یہ ساری صورتیں اس لئے درست نہیں کہ جانبین سے عقد ہو جانے کے باوجود بھی نزاع اور مناقشہ کی صورتیں باقی ہیں اور کسی بھی فریق کے لئے نقصان اور دھوکے کا باعث ہو سکتی ہیں۔ اس قسم کے معاملات میں تعاون باہمی کے بجائے لڑائی اور جھگڑے کی بنیاد پڑتی ہے۔ اور یہ چیز مقصدِ تجارت کے خلاف ہے۔ اس لئے اسلام ہر ایسے کاروبار سے روکتا ہے جس کا انجام نزاع ہو۔ اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مندرجہ ذیل ارشادات ملاحظہ ہوں:

۱:...... "نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع الغرر وبیع الحصاۃ." (جامع ترمذی:۱۲۳۰)

ترجمہ: "حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع الغرر یعنی مبہم اور دھوکے والے کاروبار سے روکا اور کنکری پھینک کر سودا کرنے سے روکا۔"

۲:...... "نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیعتین فی بیعۃ." (جامع ترمذی:۱۲۳۱)

ترجمہ: "حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سودے کے اندر دوسرے سودے کرنے سے روکا۔"

۳:...... "لاتبع مالیس عندک." (جامع ترمذی:۱۲۳۲)

ترجمہ: "جو چیز تیرے قبضے میں نہیں اس کو فروخت مت کر۔"

۴:...... "إن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن بیع العنب حتی یسود و عن بیع الحب حتی یشتد." (جامع ترمذی:۱۲۲۸)

ترجمہ: "آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگور کو پکنے سے پہلے اور غلہ کو سخت ہونے سے پہلے بیچنے سے منع کیا۔"

۵:...... "لاتبتاعوا الثمر حتی یبدو صلاحہ وتذهب عنه الآفة." (صحیح مسلم:۳۸۶۵)

ترجمہ: "پھلوں کی خرید وفروخت اس وقت تک نہ کرو جب تک وہ درست نہ ہو جائیں اور بیماری لگنے کا خطرہ جب تک ان سے ٹل نہ جائے۔"

۶:...... "عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن بیع حبل الحبلة." (صحیح مسلم:۳۸۰۹، ابن ماجہ:۲۱۹۷)

ترجمہ: "حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ماں کے پیٹ میں موجود بچہ کی خرید وفروخت سے منع کیا۔"

۱۱:...... فریب اور دھوکہ پر مبنی کاروبار:

اسلام بیع وشراء کے ہر ایسے معاملہ کو کاروباری اخلاقیات کے خلاف قرار دیتا ہے جس میں کسی قسم کا فریب اور دھوکہ ہو، مثال کے طور پر دکھائی ایک چیز جائے اور دی دوسری چیز جائے یا عیب چھپا کر کوئی چیز بیچی جائے، ایسے معاملہ کو عربی میں "غش" کہتے ہیں۔ اس طرح ناپ تول میں کمی بیشی کہ جب کسی سے کوئی چیز لی جائے تو پوری لی جائے لیکن جب ناپ تول کر دی جائے تو اس کے حق سے اسے کم دی جائے، جس کو عربی میں "تطفیف" کہتے ہیں، یا جب

دو شخصوں کے مابین لین دین کا کوئی معاملہ ہو رہا ہو تو ایک تیسرا شخص شی ء کی بولی بڑھا دے، حالانکہ اس کا خریدنے کا کوئی ارادہ نہ ہو، محض اس لئے قیمت بڑھا رہا ہوتا کہ لینے والا مہنگے داموں خرید لے، اس کو عربی میں ''نجش'' کہتے ہیں۔ اسلام اس قسم کے فریب والے کاروبار سے روکتا ہے، چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''لیس منا من غش۔''

(سنن ابی داؤد:۳۴۵۲)

ترجمہ: ''جو بیع وشراء کے معاملے میں فریب کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں۔''

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

۱:...... ''وَاَقِیْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِیْزَانَ۔'' (الرحمٰن:۹)

ترجمہ: ''وزن کو انصاف کے ساتھ ٹھیک رکھو اور تول کو گھٹاؤ مت۔''

۲:...... ''وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَا اکْتَالُوْا عَلَی النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ وَاِذَا کَالُوْھُمْ اَوْ وَّزَنُوْھُمْ یُخْسِرُوْنَ۔''

(مطففین:۱-۳)

ترجمہ: ''بڑی خرابی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لئے کہ جب لوگوں سے ناپ کر لیں تو پورا ہی لیں اور جب انہیں ناپ یا تول کر دیں تو گھٹا دیں۔''

''نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النجش۔'' (صحیح بخاری:۲۱۴۲)

ترجمہ: ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجش یعنی خریدار کو دھوکا دینے کی نیت سے شی ء کی زیادہ بولی لگانے سے روکا۔''

اسی طرح جب متعاقدین کے مابین کسی قیمت پر سودا طے ہو چکا ہو تو اس وقت بھی کسی کے لئے درست نہیں کہ فروخت شدہ چیز کی قیمت بڑھا چڑھا کر بتائے، کیونکہ اس کے نتیجے میں بائع لالچ میں آ کر سودا توڑ سکتا ہے، جس کے نتیجے میں نزاع اور مناقشہ پیدا ہو سکتا ہے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''لایبیع الرجل علی بیع اخیہ ولایسوم علی سوم اخیہ۔''

(صحیح بخاری:۲۱۴۰، ترمذی:۱۲۹۴، ابن ماجہ:۲۱۷۲)

ترجمہ: ''کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے اور نہ سودا طے ہونے کے بعد اپنے بھائی کے بھاؤ سے زیادہ بھاؤ بتائے۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے فریبی کاروبار سے سختی سے روکا اور مسلمانوں کو ہدایت دی کہ تجارت میں سچائی سے کام لیں، اسی میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکت نازل ہوتی ہے، جب کہ دھوکہ اور فریب والے کاروبار میں کوئی برکت نہیں ہوتی، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''البیعان بالخیار مالم یتفرقا، فان صدقا وبیّنا بورک لھما فی بیعھما وان کتما وکذبا محقت برکۃ بیعھما۔''

(صحیح بخاری:۲۰۸۲، ترمذی:۱۲۴۶)

ترجمہ: ''بائع اور مشتری جب تک ایک دوسرے سے علیحدہ نہ ہوں انہیں اختیار حاصل ہے کہ چاہیں تو سودا طے کریں، اور چاہیں تو رد کریں۔ پھر اگر فروخت کرنے والا اور خریدار اپنے معاملے میں سچ بولیں گے اور چیزوں کے عیب وصواب کو ایک دوسرے کے سامنے بیان کریں گے تو اس سودے میں ان کے لئے برکت دی جائے گی اور اگر انہوں نے فروخت ہونے والی چیز کا عیب چھپایا اور جھوٹ سے کام لیا تو ان کے سودے سے برکت اٹھالی جائے گی۔''

۱۲۔ قسم کھانا:

تاجروں کی عادت ہوتی ہے کہ اپنی اشیاء بیچنے کے لئے خدا کی قسمیں کھاتے ہیں، اسلام کاروبار میں خواہ مخواہ قسمیں کھانے سے روکتا ہے، چاہے سچی ہوں یا جھوٹی۔ جھوٹی قسم تو اسلام کی نظر میں ایک بہت بڑا گناہ ہے اور سچی قسم کھانے کو بھی اسلام اس لئے پسند نہیں کرتا کہ اشیاء کی خرید وفروخت میں اللہ تعالیٰ کی ذات کے نام کو استعمال کرنا اس کی شان، عظمت اور آداب کے خلاف ہے۔ اسلام چاہتا ہے کہ مسلمان متعاقدین لین دین میں بغیر قسم اٹھائے سچ سچ بولیں، ان کا کردار ایسا پاک صاف ہو کہ ان کی بات ہی سچائی کی ضمانت ہو۔ اسلام کاروبار میں قسمیں کھانے کو بے برکتی کا باعث قرار دیتا ہے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''الحلف منفقۃ للسلعۃ ممحقۃ للبرکۃ۔'' (صحیح بخاری:۲۰۸۷)

ترجمہ: ''بائع کے قسم کھانے سے ہو سکتا ہے کہ وہ چیز بک جائے لیکن بائع کے لئے اس سودے میں کوئی برکت نہیں ہوگی۔''

۱۳۔ چوری کئے ہوئے مال کی خرید وفروخت
(Dealing in Stolen Goods)

اللہ تعالیٰ نے چوری کو حرام قرار دیا ہے اور اسے قابل سزا جرم ٹھیرایا ہے۔ اگر کسی پر چوری اپنے قانونی تقاضوں سمیت ثابت ہو جائے تو اسلام چور کا کلائی کے جوڑ سے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیتا ہے، لیکن اگر چور کسی وجہ سے چوری کی سزا سے بچ بھی جائے تو اسلام چوری کردہ چیز کی خرید وفروخت کو حرام اور ناجائز قرار دیتا ہے۔ یہ کسی کے لئے جائز نہیں کہ جان بوجھ کر چوری کی چیز خریدے یا بیچے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چوری کردہ مال کی خرید وفروخت کرنے والے کو چور کا شریک جرم قرار دیا ہے'' (علی المتقی: کنز

العمال، حدیث انسائیکلوپیڈیا، ورژن ۱۔۲، حرف انفارمیشن ٹیکنالوجی حدیث: ۹۴۵۸)

۱۴۔ ذخیرہ اندوزی:

(Hoarding of Food Stuff)

ذخیرہ اندوزی کے لئے عربی میں لفظ "احتکار" استعمال ہوتا ہے۔ احتکار کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ایک شخص اشیاء خوردنی میں سے کوئی چیز ذخیرہ کر کے رکھ دے اس نیت سے کہ جب مارکیٹ سے وہ چیز ختم ہو جائے گی اور صرف اس کے پاس رہے گی تو اسے مہنگے داموں فروخت کرے گا۔ کبھی اس طرح بھی ہوتا ہے کہ ایک تاجر مال پہنچانے والوں (Supplyers) سے گٹھ جوڑ کر لیتا ہے کہ فلاں چیز صرف اسے پہنچائی جائے، تاکہ مارکیٹ میں وہ چیز کسی اور کے پاس نہ ہو، اس صورت میں اس کے لئے موقع ہوتا ہے کہ اس چیز کی قیمت بڑھا چڑھا کر حاجتمندوں کو بیچے، چونکہ یہ عمل بے انصافی اور عوام الناس کے استحصال پر مبنی ہے اس لئے اسلام اس کی سخت مذمت کرتا ہے اور سختی کے ساتھ اس سے روکتا ہے، چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"لایحتکر إلا خاطئ."

(سنن ابن ماجہ: ۲۱۵۴)

ترجمہ: "ذخیرہ اندوزی صرف ایک خطاکار ہی کرسکتا ہے۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا:

"الجالب مرزوق والمحتکر ملعون." (سنن ابن ماجہ: ۲۱۵۳)

ترجمہ: "(اشیاء خورد و نوش) بازار میں لا کر فروخت کرنے والے کو رزق دیا جاتا ہے اور ذخیرہ اندوزی کرنے والے پر خدا کی جانب سے لعنت ہوتی ہے۔"

۱۵: بازاری نرخ چھپا کر لوگوں کا استحصال کرنا

(Exploitation of one's ignorance of market conditions)

اس کا مطلب یہ ہے کہ ناواقف کاشتکاروں اور تاجروں کو شہر کے نرخ کا پتہ نہ دیتے ہوئے باہر ہی سے سستے داموں غلہ خرید کر لینا، اور جب فروخت کرنے والے شہر میں داخل ہوں تو انہیں معلوم ہو کہ ان کے ساتھ فریب ہوا ہے۔ یا اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی شہر میں قحط پڑ رہا ہے اور لوگوں کو مثلاً غلہ کی سخت ضرورت ہے، یہ دیکھ کر چند اہل دولت شہر سے باہر نکل کر کسانوں، کاشتکاروں اور سادہ لوح تاجروں کے پاس پہنچے اور غلہ کو سستی قیمت پر خرید لیا تاکہ شہر میں اس کو من مانی گراں قیمت پر فروخت کریں۔ (سیوہاروی: اسلام کا اقتصادی نظام، ص: ۲۵۰) یا یہ کہ کوئی شہر کا باشندہ دیہاتی تاجر کو کہے کہ اس وقت شہر میں ارزانی ہے، اس لئے اپنا غلہ میرے پاس رکھ لو، جب مہنگائی ہوگی تب میں اسے بیچ دوں گا۔

یہ کاروبار اسلام سے پہلے عربوں میں جاری تھا۔ اس تجارت میں چونکہ بازاری نرخ چھپا کر سادہ لوح لوگوں کے ساتھ دھوکہ کیا جاتا ہے یا اہل شہر پر زیادتی کی جاتی ہے کہ ایک ارزاں چیز ان کو مہنگے داموں بیچی جاتی ہے، اس لئے اسلام ایسے کاروبار کی مذمت کرتا ہے اور اس سے روکتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"لاتلقوا الرکبان ولا یبع حاضر لباد." (صحیح بخاری: ۲۱۵۸)

ترجمہ: "شہر سے نکل کر باہر قافلہ والوں سے نہ ملو اور نہ ہی شہر کا باشندہ دیہاتی کی کوئی چیز فروخت کرے۔"

۱۶۔ اشیاء کی قیمتوں کا تعین:

(Arbitrarily Fixing the Prices)

جب تاجر تجارتی اخلاق پر عمل کرتے ہوئے تجارت کریں تو اسلام تاجروں کو مکمل طور پر کاروبار میں آزادی دیتا ہے، اور اس بات کی حوصلہ افزائی نہیں کرتا کہ ان کے لئے منافع متعین کر کے اشیاء کی قیمتیں مقرر کی جائیں، کیونکہ قیمتوں کی کمی بیشی کے کئی اسباب ہوتے ہیں، اس میں صرف تاجروں کی لالچ کا عمل دخل نہیں ہوتا۔ اس لئے ممکن ہے کہ قیمتوں کا تعین انفرادی اور اجتماعی مفاد میں نہ ہو۔ منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں قیمتیں بڑھ گئیں تو لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قیمتوں کے تعین کا مطالبہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"إن اللہ ھو المسعر، القابض، الباسط، الرزاق وإنی لأرجو أن ألقی ربی ولیس أحد منکم یطلبنی بمظلمة فی دم ولا مال." (جامع ترمذی: ۱۳۱۴)

ترجمہ: "بے شک اللہ تعالیٰ ہی قیمتیں متعین کرنے والا ہے، وہ ہی تنگی دینے والا اور وہ ہی کشادگی دینے والا ہے، اور وہ ہی بڑا رزق عطا کرنے والا ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ جب میری خدا سے ملاقات ہو تو تم میں سے کوئی بھی میرے خلاف خون یا مال کے بارے میں بے انصافی کا دعویٰ نہ کرے۔"

البتہ اگر تاجروں کی طرف سے بے جا منافع خوری اور عوام کا استحصال کیا جا رہا ہو تو ایسی صورتحال میں عوامی مفاد کے پیش نظر ریاست کو قیمتوں کے تعین کا حق حاصل ہے تاکہ عوام اور چھوٹے تاجروں کو ناجائز منافع خوروں کی زیادتیوں سے بچایا جا سکے۔

۱۷۔ ملازمین کے ساتھ حسن سلوک:

(Fair Treatment of Workers)

اسلام آجر اور اجیر میں بہتر تعلقات چاہتا

ہے۔اسلام چاہتا ہے کہ ان کا باہمی تعلق تعاون اور ہمدردی وخیرخواہی کے جذبے کے تحت ہو، تاکہ آجر اور اجیر دونوں ملکی وقومی ترقی میں اپنا بھرپور کردار ادا کرسکیں۔ اور یہ تبھی ممکن ہے جب آجر اجیر کو مناسب اجرت، مناسب کام، برادرانہ سلوک اور وقت پر اجرت فراہم کرے اور اجیر خیرخواہی، امانتداری اور ذمہ داری کے ساتھ اپنی پوری ذہنی، جسمانی اور پیشہ ورانہ صلاحیتیں کام پر صرف کرے۔ ان اصولوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح بیان کیا ہے:

"إخوانكم خولكم جعلهم الله تحت أيديكم فمن كان أخوه تحت يده فليطعمه مما يأكل وليلبسه مما يلبس ولا تكلفوهم ما يغلبهم فإن كلفتموهم فأعينوهم." (صحیح بخاری:۳۰)

ترجمہ: "تمہارے پاس کام کرنے والے تمہارے بھائی ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہارا ماتحت بنایا ہے، اس لئے اگر تم میں سے کسی کے ماتحت اس کا بھائی ہو تو اسے چاہئے کہ جو کچھ خود کھاتا ہے اس سے اسے کھلائے اور جو کچھ خود پہنتا ہے اس سے اسے پہنائے، اور انہیں ایسے کام کی تکلیف مت دو جو وہ نہ کرسکیں اور اگر ایسا کام ان کے سپرد کرو تو پھر تم خود ان کی مدد کرو یعنی زیادہ وقت (Over time) کی اجرت دو۔"

ایک حدیث قدسی کے حوالے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا:

"قال الله تعالى: ثلاثة أنا خصمهم يوم القيامة ..... ورجل استأجر أجيرا فاستوفى منه ولم يعطه أجره." (صحیح بخاری:۲۲۷۰)

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قیامت کے دن تین شخصوں کے ساتھ میں خود فریق مخالف بن کر مقدمہ لڑوں گا، ان میں سے ایک وہ شخص ہوگا جس نے کوئی مزدور اجرت پر رکھا پھر اس سے کام تو پورا لیا مگر اس کی اجرت اس کو ادا نہ کی۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا:

"أعطوا الأجير أجره قبل أن يجف عرقه." (سنن ابن ماجہ:۲۴۴۳)

ترجمہ: "مزدور کو مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کردو۔"

نتائج (Conclusion):

۱:...... جدید دور میں کاروباری اخلاقی قدریں (Ethical Velues of Buisness) کاروباری لوگوں اور اس قسم کی تنظیموں کے درمیان موضوع بحث ہیں اور ہر تنظیم کے پاس کچھ نہ کچھ کاروباری اخلاقی قدریں ہیں۔

۲:...... مغربی سیکولر دنیا میں جو کاروباری اخلاقی قدریں ہیں وہ موقعاتی (Situational) ہیں اور روحانیت سے یکسر خالی ہیں، اس لئے ان میں وہ قوت نہیں جو اسلام کے کاروباری اخلاقی قدروں میں ہے۔ کیونکہ اسلام کی کاروباری اخلاقی قدریں موقعاتی نہیں بلکہ انسانی ہیں اور ان کے پیچھے قوت ماخذہ روحانیت ہے، جو انسان کو اچھے رویوں پر مجبور کرتی ہے۔ مسلمان ہر وقت اور ہر کسی کے ساتھ اچھا سلوک رکھنے کا پابند ہے۔

۳:...... اسلام کی اخلاقی قدریں مجموعی طور پر اسلامی عقیدہ کا حصہ ہیں، اور وہ مسلمانوں کو نہ صرف ریاستی معاملات کی درستگی کا درس دیتی ہیں بلکہ انہیں اپنی آخرت سنوارنے کا بھی سبق دیتی ہیں اور یہ باور کراتی ہیں کہ ایک دن تمہیں اپنے خالق کے سامنے جوابدہ ہونا ہے اور یہ احساس ایک مسلمان کو بااخلاق اور ذمہ دار بناتا ہے اور وہ اپنے آپ کو ذمہ دار فرد محسوس کرتا ہے، چاہے وہ فروخت کرنے والا ہو یا خریدار ہو، آجر ہو یا اجیر ہو۔

۴:...... ہمارے اس مضمون میں ذکر کردہ اسلام کی کاروباری اخلاقی تعلیم سے واضح ہے کہ اسلام تجارت کو بہت بڑی اہمیت دیتا ہے، اور اسے انفرادی، اجتماعی، ملکی اور قومی تعمیر وترقی میں نہایت اہم سمجھتا ہے۔

۵:...... اور اس سے یہ بھی واضح ہے کہ اسلام صاف اور شفاف کاروباری معاملہ چاہتا ہے، ایسا معاملہ جس میں کسی کا کسی قسم کا نقصان نہ ہو اور نہ کسی کو دھوکا اور فریب ہو۔

۶:...... اور یہ بھی کہ اسلام ایسا کاروبار چاہتا ہے جس میں منافع کا تبادلہ ایک دوسرے کی حقیقی رضا اور ایک دوسرے کے فائدے پر مبنی ہو۔

۷:...... اور یہ بھی کہ ہر ایسا کاروبار جو انسان کو بے کار بناتا ہو جیسے جوا، سٹہ، سود وغیرہ اسلام میں حرام اور ناجائز ہے۔

۸:...... اور یہ بھی کہ اسلام اگرچہ انفرادی مفاد کو اہمیت دیتا ہے لیکن جب انفرادی مفاد اجتماعی مفاد سے ٹکراتا ہو تو پھر اسلام اجتماعی مفاد کو اولیت دیتا ہے۔

۹:...... اور یہ بھی کہ اسلام مسلمان کو ایک ایسا بااخلاق اور باکردار انسان دیکھنا چاہتا ہے جو بات کا سچا اور وعدے کا پکا ہو، جس کی بات ہی اس کی سچائی اور صفائی کی ضمانت ہو۔

۱۰:...... ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارا یہ مضمون اسلام کی کاروباری اخلاقی تعلیم کو مکمل طور پر احاطہ نہیں کرتا، اس لئے اس سلسلے میں مزید تحقیق کی ضرورت ہے، البتہ ضروری اور بنیادی نوعیت کی باتیں اس میں آجاتی ہیں۔ ☆☆☆

”شیزان“ اپنی خریداری کا جائزہ لیں!

ام عبد منیب

پوری ملت اسلامیہ کا متفقہ فیصلہ ہے کہ قادیانی اپنے کفریہ عقائد کی بنا پر غیر مسلم ہیں۔ پاکستان کی منتخب پارلیمنٹ نے سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کے دور حکومت میں ۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء کو قادیانیوں کو متفقہ قانونی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا، جب کہ شرعی طور پر تو کافر ہی تھے۔ اس کے بعد ۲۶ر اپریل ۱۹۸۴ء کو صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق مرحوم نے تعزیرات پاکستان دفعہ ۲۹۸ بی اور ۲۹۸ سی کا اضافہ کرتے ہوئے قادیانیوں کو اسلامی شعائر کے غلط استعمال اور اپنے مذہب (قادیانیت) کی تبلیغ سے روک دیا۔ بعد ازاں پاکستان کی اعلیٰ عدالتوں (ہائی کورٹس اور سپریم کورٹ) نے بھی حکومت کے ان فیصلوں کی توثیق کرتے ہوئے نہ صرف قادیانیوں کو اپنے کفریہ عقائد کی تبلیغ و تشہیر سے منع کر دیا، بلکہ اس کی خلاف ورزی پر سخت سزا بھی مقرر کی۔

بہت کم لوگوں کو معلوم ہوگا کہ امتناع قادیانیت آرڈی ننس کے نفاذ سے پہلے ”شیزان بیکرز“ اور ”شیزان ریسٹورنٹس“ میں جھوٹے مدعی نبوت آنجہانی مرزا قادیانی کی ایک بڑی تصویر آویزاں ہوتی تھی، جس کے نیچے جلی حروف میں ”بہ فیضان نظر حضرت اقدس مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام“ لکھا ہوتا تھا۔

امتناع قادیانیت آرڈی ننس کے نفاذ کے بعد تمام شیزان بیکرز اور شیزان ریسٹورنٹس سے یہ تصویر ہٹا دی گئی، لیکن شیزان کمپنی بندر روڈ لاہور کے اندر واقع جنرل منیجر کے دفتر میں آج بھی یہ تصویر آویزاں ہے، جو قانون نافذ کرنے والے اداروں کے لئے لمحۂ فکریہ ہے۔

شیزان کمپنی کا مالک معروف قادیانی چوہدری شاہ نواز تھا، جس نے اپنی کمپنی کا نام شیزان اپنے ذاتی نام شاہ نواز کے حروف سے نکال کر بنایا تھا۔ ۱۹۹۰ء میں جب شیزان کمپنی کا مالک چوہدری شاہ نواز آنجہانی ہوا تو اخبار روزنامہ ”الفضل“ نے اس کی موت پر جو تعریفی کلمات کہے، وہ ہر قادیانی نواز کی آنکھیں کھول دینے کے لئے کافی ہیں۔ قادیانی روزنامہ ”الفضل“ لکھتا ہے:

”احباب جماعت کو نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم چوہدری شاہ نواز صاحب ۲۳ر مارچ ۱۹۹۰ء کی شب لاہور میں حرکت قلب بند ہوجانے کی وجہ سے انتقال فرماگئے۔ آپ کی عمر ۸۵ برس تھی۔ محترم چوہدری شاہ نواز صاحب جماعت احمدیہ کے مخیّر اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے احباب میں سے تھے۔“ اسی طرح لندن میں جلسہ سالانہ ۱۹۸۷ء کے موقع پر خطاب میں فرمایا کہ: ”مکرم چوہدری شاہ نواز صاحب کو رشین قرآن کریم کا خرچ پیش کرنے کی سعادت نصیب ہوئی“ حضور نے مزید فرمایا: جاپانی زبان کے متعلق چوہدری شاہ نواز صاحب کے بچوں نے اپنے باپ کے علاوہ یہ پیشکش کی ہے اور اس سلسلے میں بہت سی رقم جمع بھی کروا چکے ہیں۔“

(ضمیمہ قادیانی ماہنامہ خالد، اکتوبر ۱۹۸۷ء، ص:۶، کالم ۳)

قادیانی روزنامہ الفضل، شیزان کے مالک چوہدری شاہ نواز کا تعارف کرواتے ہوئے لکھتا ہے:

”آپ پاکستان کے نمایاں صنعت کاروں میں سے تھے، آپ نے نہایت کامیاب تجارتی ادارے قائم کئے، ان میں شاہ نواز لمیٹڈ، شیزان انٹرنیشنل، شاہ تاج شوگر ملز اور شاہ نواز ٹیکسٹائل ملز شامل ہیں۔“

(روزنامہ الفضل ربوہ، ۲۶ر مارچ ۱۹۹۰ء)

قادیانی اپنے کاروبار کی تشہیر کرتے وقت شعائر اسلام کا بے دریغ استعمال کرتے ہیں جو آئین و قانون کی خلاف ورزی کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے مذہبی جذبات کی توہین کے بھی مترادف ہے۔ رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں افطار کے وقت مسلمانوں کی اکثریت ٹی وی کے سامنے اذان کا انتظار کر رہی ہوتی ہے تو عین افطار کے وقت قادیانی کمپنی شیزان کی طرف سے ”روزہ کھولنے کی دعا“ کا اعلان کیا جاتا ہے۔ اس سے عام مسلمان قادیانیت کے دجل کا شکار ہو کر شیزان کمپنی کو بھی مسلمانوں کا ہی ایک ادارہ سمجھتا ہے اور پھر اس کی مصنوعات کا استعمال شروع کر دیتا ہے اور جب اس کے بائیکاٹ کا کہا جاتا ہے تو وہ تذبذب اور شبہات کا شکار ہو جاتا ہے۔

قادیانیوں کے اسرائیلی یہودیوں سے بھی گہرے تعلقات ہیں اور سب جانتے ہیں کہ یہودی

امت مسلمہ کے بدترین دشمن ہیں۔ قادیانیوں اور اسرائیل کے باہمی تعلقات اور روابط کا اندازہ قومی اخبارات میں ۲۲ فروری ۱۹۸۵ء کے "یروشلم پوسٹ" کے حوالے سے چھپنے والی تصویر سے لگایا جاسکتا ہے، جس میں دو قادیانی مبلغوں کو اسرائیل صدر کے ساتھ نہایت مودب انداز میں ملاقات کرتے دکھایا گیا ہے۔ اس تصویر میں اسرائیل سے سبکدوش ہونے والے قادیانی سربراہ شیخ شریف امینی نئے سربراہ شیخ محمد حمید کا اسرائیل کے صدر سے تعارف کروا رہے ہیں۔ اس موقع پر شیخ شریف نے قادیانیوں کو اسرائیل میں مکمل مذہبی آزادی دینے پر اسرائیلی حکومت کی تعریف کی اور ان کا شکریہ ادا کیا۔ یہ تصویر قادیانیوں کی اسلام دشمنی اور یہود دوستی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ مزید برآں اسرائیلی صدر شیمون پیریز نے ستمبر ۲۰۰۸ء میں اسرائیل کے شہر کبابیر میں واقع قادیانی عبادت گاہ کا دورہ کیا۔ اس موقع پر اسرائیلی صدر نے قادیانی جماعت کے اراکین سے خطاب کرتے ہوئے انہیں بین الاقوامی طور پر ہر ممکن امداد و تعاون کا یقین دلایا۔ لیکن حیران کن بات یہ ہے کہ اسرائیل میں مسلمانوں کی کسی کمپنی کو کاروبار کی اجازت نہیں جب کہ حیفا میں شیزان کمپنی کا سب سے بڑا پلانٹ ہے۔ اس طرح انہیں نہ صرف مشرق وسطی میں کاروبار کرنے کی کھلی اجازت ہے بلکہ اپنی مصنوعات کی تشہیر کی بھی مکمل آزادی ہے، یہ بات مسلمانوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔

شیزان کمپنی سادہ لوح مسلمان دکان دار کو شیزان کی مصنوعات رکھنے پر دوسری کمپنیوں کے مقابلہ میں مفت ایجنسی یا زیادہ منافع دینے کا اعلان کرتی ہے۔ جس سے دکان دار لالچ میں آ کر نہ صرف اپنی دکان پر شیزان کی تمام مصنوعات رکھتا ہے بلکہ اپنی دکان پینٹ کروا کر شیزان کی تشہیر کا ذریعہ بنا دیتا ہے، ایسے میں اگر آپ کسی کاروبار سے وابستہ یا دکان دار ہیں تو آپ کی دینی غیرت وحمیت کا تقاضا ہے کہ آپ ہر قسم کے لین دین اور خرید و فروخت میں قادیانیوں کی تمام تر مصنوعات بالخصوص شیزان وغیرہ کا مکمل بائیکاٹ کریں۔ شیزان گستاخان رسول مرزائیوں کا سب سے بڑا ادارہ ہے، اس کی آمدنی کا ایک کثیر حصہ دارالکفر چناب نگر (ربوہ) جاتا ہے۔ مسلمان اپنی کم علمی کی بنا پر اس کے مشروبات اور دیگر مصنوعات خرید کر کم از کم ۳۰ پیسے فی روپیہ ربوہ فنڈ میں جمع کرواتے ہیں اور اس طرح اپنے آقا ومولا، خاتم النبیین حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم، دین اسلام اور وطن عزیز پاکستان کی مخالفت کے بھیانک جرم میں شریک ہوجاتے ہیں، حالانکہ شیزان کی تمام اشیاء حرام کی حیثیت رکھتی ہیں۔

معروف سابق قادیانی مرزا محمد حسین نے ہولناک انکشاف کرتے ہوئے کہا تھا کہ شیزان کمپنی کے مالک شاہنواز قادیانی کی خصوصی ہدایت پر اس کی تمام مصنوعات میں ربوہ کے نام نہاد بہشتی مقبرہ کی ناپاک مٹی بطور تبرک استعمال ہوتی ہے۔ لہٰذا شیزان کی تمام تر مصنوعات اور اس کے دیگر اداروں شیزان ریسٹورنٹ اور شیزان بیکرز کا مکمل بائیکاٹ ہر غیور مسلمان کا دینی و ملی فرض ہے۔ اس کے علاوہ تاج شوگر ملز کی تیارہ کردہ چینی، OCS کوریئر سروس، ذائقہ بناسپتی گھی، BETA پائپ، شان آٹا، یونیورسٹل اسٹیبلائزر، کبائنڈ فیبرک لمیٹڈ، قائد اعظم لاء کالج، بوبی شوز لبرٹی لاہور، NETS کالج وغیرہ قادیانیوں کے ادارے ہیں۔ یہ ہر سال قادیانی جماعت کو کروڑوں روپے چندہ دیتے ہیں جو اسلام کے خلاف استعمال ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں اگر آپ کی نظر میں کوئی دوسری قادیانی کمپنی یا آپ کے شہر میں کوئی دکان ہے تو اس کا بھی بائیکاٹ کیجئے۔ یہ آپ کی دینی غیرت وحمیت کا اولین تقاضا ہے۔

یاد رکھیں! ہر نفع نقصان کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ اگر آپ کی وجہ سے قادیانیوں کو منافع اور فائدہ پہنچ رہا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کی اسلام دشمن سرگرمیوں میں مالی طور پر بالواسطہ آپ بھی شامل ہو رہے ہیں، یہ چیز آپ کی آخرت کو برباد کردے گی، لہٰذا اس سے اجتناب کریں۔

بعض حضرات سوال کرتے ہیں کہ آپ لوگ شیزان کا بائیکاٹ کرتے ہیں کہ یہ قادیانیوں کی ملکیت ہے لیکن آپ پیپسی یا کوکا کولا وغیرہ کی مخالفت نہیں کرتے جبکہ یہ یہودیوں کی ملکیت ہے۔ ان حضرات کو معلوم ہونا چاہئے کہ یہودی اور عیسائی وغیرہ اپنے کفر کو کفر کے طور پر پیش کرتے ہیں، لیکن قادیانی اپنے کفر کو اسلام کہہ کر پیش کرتے ہیں، وہ خود کو مسلمان اور مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں۔ ان کا موقف ہے کہ مسلمان مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانتے، اس لئے وہ کافر ہیں۔ یہودی اور عیسائی خود جھوٹے ہیں لیکن ان کے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی ہیں، اس کے برعکس قادیانی خود بھی جھوٹے اور ان کا نبی آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی بھی جھوٹا ہے، ہم پیپسی اور کوکا کولا کے بھی خلاف ہیں، کیونکہ اس کی آمدنی بھی یہودیوں کو جاتی ہے جو اسلام دشمنی میں استعمال ہوتی ہے۔

ہمارے علم کے مطابق شیزان کے قادیانی مالکان نے اپنے ریسٹورنٹس اور بیکرز کو فرنچائزڈ کیا ہوا ہے۔ اس میں دس فیصد حصص مسلمانوں کے لئے بھی مختص کئے ہیں تاکہ اس سازش کے ذریعے بھرپور پروپیگنڈا کیا جاسکے کہ شیزان مسلمانوں نے خرید لی ہے، لہٰذا اس کا بائیکاٹ نہ کیا جائے۔ یہ بات بہت کم لوگوں کو معلوم ہے کہ شیزان کے دس فیصد منافع یا حصص میں شامل تمام لوگ کٹر اور متعصب قادیانی

ہیں، ان اشخاص کے نام مندرجہ ذیل ہیں: ''منیر نواز، محمود نواز، امت الحی خالد، بی ایم خالد، محمد نعیم، محمد نواز تشنہ، محمد آصف۔'' یہ ہیں وہ لوگ جن کے بارے میں پروپیگنڈا کیا جاتا ہے کہ شیزان کمپنی مسلمانوں نے خرید لی ہے۔ ہمارا چیلنج ہے کہ اگر ان اشخاص میں سے کوئی ایک بھی مسلمان ہو تو ہم منہ مانگا جرمانہ اور سزا بھگتنے کو تیار ہیں۔

قادیانی کمپنی کی مکاری، دھوکا دہی اور دجل ملاحظہ کیجئے کہ انہوں نے محمد خالد نامی ایک مسلمان شخص کو کمپنی کے ایک فیصد حصص فروخت کر کے اسے شیزان کا چیف ایگزیکٹو بنا دیا، پھر پورے شد و مد سے یہ پروپیگنڈا شروع کر دیا کہ شیزان کمپنی مسلمانوں نے خرید لی اور اس کا قادیانیوں سے کوئی تعلق نہیں۔ چاہیے تو یہ تھا کہ جن مسلمانوں نے شیزان کمپنی خریدی ہے وہ تمام قومی اخبارات میں ایک اشتہار کے ذریعے اس کی وضاحت کرتے کہ ہمارا قادیانیوں سے کوئی تعلق نہیں، کمپنی کے مالکان یا اس کے منافع میں کوئی قادیانی شامل نہیں ہے۔ مزید برآں ایک پریس کانفرنس کے ذریعے صحافی حضرات کو خرید و فروخت کی وہ تمام دستاویزات پیش کرتے جس سے ثابت ہوتا کہ انہوں نے شیزان کمپنی خرید لی ہے تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جاتا۔ جب کہ حال ہی میں لاہور بار ایسوسی ایشن نے اپنے ایک اجلاس میں ایک متفقہ قرارداد کے ذریعے بار کی کینٹین پر شیزان کی مصنوعات پر پابندی عائد کی تو قادیانی ایوانوں میں بھونچال آ گیا۔ قادیانی اخبارات و رسائل نے لاہور بار کونسل کے اس فیصلہ کی شدید مذمت کی اور اس کی آڑ میں مغربی ممالک سے اپیل کی گئی کہ آئین پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیے جانے والی ترمیم کو ختم کرنے کے سلسلے میں حکومت پاکستان پر بھرپور دباؤ ڈالا جائے۔ سب سے اہم بات یہ کہ اس سے اگلے روز قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا مسرور نے شیزان کمپنی کے موجودہ سربراہ محمود نواز سے فون پر اس قرارداد کی مذمت کرتے ہوئے نہ صرف انہیں ضروری ہدایات دیں بلکہ دنیا بھر کے تمام قادیانیوں کو حکم دیا کہ وہ شیزان کی مصنوعات کے علاوہ کسی اور کمپنی کی مصنوعات استعمال نہ کریں۔ ان شواہد کی موجودگی میں کون آنکھیں بند کر کے یہ کہہ سکتا ہے کہ شیزان کمپنی قادیانیوں کی ملکیت نہیں ہے۔

نوٹ: قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ کے متعلق مرکز سراجیہ لاہور نے علمائے اہل حدیث، علمائے بریلوی اور علمائے دیوبند کے فتوؤں پر مشتمل ایک دستاویز شائع کی ہے، جس میں ان کے اسکین شدہ فتوے من و عن شامل ہیں۔

(ماہنامہ خطیب لاہور، اکتوبر ۲۰۱۳ء)

مدیر اعلیٰ ہفت روزہ ختم نبوت کے نام

محترمی و مکرمی مدیر اعلیٰ ہفت روزہ ختم نبوت کراچی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرصہ سے ہفت روزہ ''ختم نبوت'' اور ماہنامہ ''لولاک'' کے مضامین باقاعدگی سے پڑھ رہا ہوں۔ الحمدللہ! دونوں رسالے معیاری اور ختم نبوت کے موضوع پر اچھے مضامین پر مشتمل ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام ذمہ داران کی سعی قبول فرمائیں۔ آمین۔

اس خط کے ذریعے ایک بات کی طرف توجہ دلانا مقصود ہے۔ رسالہ میں ایک جملہ استعمال ہوتا ہے اور بعض مقررین بھی یہ جملہ کثرت سے استعمال کرتے ہیں: ''جھوٹا نبی، انگریزی نبی'' مجھے یہ جملہ انتہائی نامناسب معلوم ہوتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کی جگہ جھوٹا مدعی نبوت کا جملہ ہی استعمال ہو تو زیادہ بہتر ہے۔ وجہ یہ ہے کہ مجھے گمان ہوتا ہے کہ نئی نسل کو سرسری اور سطحی طور پر ایسے جملے سن کر یہ گمان ہونے لگے گا کہ نبی جھوٹا بھی ہوتا ہے اور ہمارے نبی الگ ہیں، انگریز کا نبی الگ ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ پاک لفظ ''نبی'' کی نسبت ایسے ملعون کی طرف نہ ہو۔

حدیث مبارکہ میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''کذابون'' کے ساتھ ''نبیون'' نہیں فرمایا اور ''انہ نبی'' فرمایا ہے، لیکن اس کے ساتھ ''یزعم'' فرما دیا ہے۔ اس لئے مدعی نبوت کے ساتھ ملعون کہیں یا جھوٹا کہیں یا اس سے بڑھ کر کچھ کہیں، وہ ٹھیک ہے اس صورت میں ایسے القاب کی نسبت مدعی کی طرف ہوگی نہ کہ لفظ نبی کی طرف۔

یہ بات تو طے ہے کہ میں دلائل سے آپ کو قائل نہ کرسکوں گا چونکہ آپ بڑے درجے کے اہل علم ہیں اور میری حیثیت صحیح معنوں میں آپ کے شاگردوں کے برابر بھی نہیں ہے۔ اس لئے درخواست ہی کرسکتا ہوں کہ برائے مہربانی اس پر غور و فکر فرمائیں۔

مخلصکم فی الدین

عبدالمالک حیات، لاہور

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے تبلیغی دورے

خانیوال (رپورٹ: عبدالرزاق) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی دو روزہ تبلیغی دورہ پر خانیوال تشریف لائے، جہاں آپ نے ۱۳ر نومبر ۲۰۱۳ء بعد نماز عشاء لال مسجد میں ''میدان کربلا میں خانوادۂ رسول'' کی عظیم الشان قربانی کے عنوان پر خطاب کیا۔

۱۴ر نومبر صبح کی نماز کے بعد جامع مسجد المینار میں شہداء کربلا کے فضائل پر خطاب کیا، قبل از نماز ظہر جامعہ مالکیہ للبنات میں طالبات سے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت کے عنوان پر خطاب کیا۔ ان پروگراموں کی نگرانی مجلس کے مقامی امیر خواجہ عبدالماجد صدیقی اور ضلعی مبلغ مولانا عبدالستار گورمانی نے کی۔ مولانا شجاع آبادی نے حضرت خواجہ صاحب کو سفر حج پر مبارکباد پیش کی۔

بعد نماز عشاء جامعہ خالد بن ولید وہاڑی کے طلباء سے خطاب کیا اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے امت کی عظیم الشان قربانیوں کا تذکرہ کیا اور طلباء سے کہا کہ وہ اپنی توانائیاں تعلیم کے حصول کے لئے وقف کردیں اور غیر نصابی سرگرمیوں سے پرہیز کریں۔ جامعہ کے مہتمم مولانا ظفر احمد قاسم مدظلہ کے سفر حج سے واپسی پر انہیں مبارکباد پیش کی اور دعا کی درخواست کی۔ مولانا قاسم نے ڈھیروں دعاؤں سے نوازا اور تادیر بزرگان دیوبند کے حالات وواقعات بیان کرتے رہے۔ رات قیام جامعہ خالد بن ولید میں رہا۔

۱۵ر نومبر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت وہاڑی کے امیر حافظ شبیر احمد، جمعیت علماء اسلام کے ضلعی راہنما مولانا عبدالخالق ڈوگر اور روزنامہ اسلام کے نمائندہ سے وہاڑی میں ملاقات کی۔

مولانا احمد یارؒ کا تذکرہ: حافظ شبیر احمد نے بتلایا کہ مجاہد ختم نبوت مولانا احمد یار وہاڑی کے جرأت مند اور بہادر عالم دین تھے۔ ۱۹۸۹ء میں قادیانیوں نے صد سالہ جشن کے عنوان سے ڈھونگ رچایا اور شہر میں اپنی عبادت گاہ کو قمقموں سے خوب سجایا اور سٹیج لگا کر پروگرام منعقد کرنا چاہا کہ ہمیں اطلاع ہوئی، میں نے مولانا کو بتلایا، مولانا نے کہا کہ ڈی ایس پی کو ملتے ہیں۔ چنانچہ ڈی ایس پی کو ملنے کے لئے گئے، علیک سلیک کے بعد مولانا نے ڈی ایس پی سے کہا کہ میں آپ کو پندرہ منٹ دیتا ہوں۔ سولہواں منٹ میرا ہوگا، واقعتاً پندرہ منٹ نہیں گزرے تھے کہ پولیس قادیانی عبادت گاہ پر تھی اور ان کے سارے پروگرام کو الٹ پلٹ کردیا۔

حاجی منیر احمد سے ملاقات: حاجی منیر احمد حاصل پور مجلس کے امیر اور محنتی انسان ہیں، پرانا حاصل پور کے مضافات میں رہائش پذیر ہیں تو ان سے ملاقات کے لئے تشریف لے گئے۔

بخشن خان میں: ۱۰ر محرم الحرام کا جمعہ کا خطبہ مدرسہ اشرف العلوم بخشن خان کی جامع مسجد میں تھا۔ مولانا نے اہل بیت عظام کے فضائل ومناقب اور اسوۂ حسینی پر خطاب کیا جبکہ مولانا محمد قاسم رحمانی نے ٹیڈھاں والا چک میں جمعہ کا خطبہ دیا۔

چشتیاں میں: مولانا بشیر احمد شاد چشتیاں جامعہ محمودیہ کے مہتمم اور مولانا سمیع الحق مدظلہ کی جمعیت کے نائب امیر ہیں۔ چند ماہ قبل ان کے دو پوتے کھیلتے کھیلتے گاڑی کے دروازہ کھول کر اندر چلے گئے چار ساڑھے چار سال عمر تھی اور دروازہ بند ہوگیا۔ دروازہ نہ کھول سکے اور دم گھٹ کر فوت ہوگئے۔ مولانا نے تعزیت کا اظہار کیا۔ مولانا نے بتلایا کہ میری دینی تعلیم، میرا مدرسہ سب کچھ ختم نبوت کی برکت سے ہے۔ تفصیلات بیان کرتے ہوئے بتلایا کہ میں ۱۹۶۲ء میں میٹرک کا طالب علم تھا۔ خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ چشتیاں تشریف لائے، میں نے قاضی صاحب سے قبل ایک نعت پڑھی، جس سے قاضی صاحب بہت خوش ہوئے اور کہا کہ آپ میری اجازت کے بغیر نہیں جائیں گے۔ کھانا میرے چچا مولانا عبدالجبار ربوہریؒ کے ہاں تھا۔ میں گھر سے خورد ونوش کا سامان لارہا تھا، جب میں آخری ڈش لایا تو آپ نے مولانا عبدالجبار ربوہری سے کہا اس نوجوان کو جانتے ہو؟ تو انہوں نے کہا کہ یہ نوجوان میرا بھتیجا ہے، تو فرمایا کہ اس کے والد صاحب کو بلاؤ، چنانچہ میرے والد صاحب تشریف لے آئے تو کہا کہ یہ نوجوان آپ مجھے دے دیں، تو میرے والد محترم نے میرا ہاتھ پکڑ کر حضرت قاضی صاحبؒ کے ہاتھ میں دے دیا اور حضرت قاضی صاحب نے حضرت مولانا حبیب اللہ فاضل رشیدی ناظم جامعہ رشیدیہ ساہیوال کو پکڑا دیا، اس طرح میری دینی تعلیم کا سبب قاضی صاحب بنے، اس واقعہ کے بعد قاضی صاحبؒ چار سال تک زندہ رہے اور جامعہ رشیدیہ ساہیوال کے سالانہ جلسہ پر ہر سال تشریف

لائے اور میری خیر خیریت معلوم کرتے اور قاضی صاحبؒ کی وفات کے بعد مولانا محمد علی جالندھریؒ نے بھی میری تعلیمی نگرانی جاری رکھی۔

جنڈ والا میں: عشاء کی نماز کے بعد جامع مسجد اقصیٰ میں جلسہ ختم نبوت منعقد ہوا، تلاوت قرآن مجید کے بعد قاری عبدالماجد نے نعت رسول مقبول سے حاضرین کے قلوب واذہان کو گرمایا۔ مولانا محمد قاسم رحمانی اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ رات گئے تک جلسہ جاری رہا، رات کا قیام قاری محمد ناصر کے ہاں رہا، جبکہ مبلغین کے اعزاز میں سید عبدالرزاق شاہ نے عشائیہ دیا۔ صبح کی نماز کے بعد مولانا محمد قاسم رحمانی نے مرکزی جامع مسجد جنڈ والا میں درس دیا جبکہ مولانا شجاع آبادی نے جامع مسجد اقصیٰ میں اصحاب واہل بیت کی عظمت پر بیان کیا۔ ناشتہ کا انتظام قاری محمد ناصر نے کیا ہوا تھا۔

بہاولنگر بار روم میں خطاب: ۱۶ر نومبر ساڑھے دس تا ساڑھے گیارہ بجے تک بار روم میں وکلاء سے خطاب کیا۔ تقریب کی صدارت صدر بار جناب مسعود الرشید جوئیہ ایڈووکیٹ نے کی۔ مولانا شجاع آبادی نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے امت مسلمہ کی عظیم الشان قربانیوں کا تذکرہ کیا اور وکلاء ودانشوروں سے کہا کہ ناموس رسالت اور عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کو ذریعہ نجات سمجھیں اور جب بھی ختم نبوت کو آپ کی ضرورت ہو آپ اپنی خدمات مفت پیش کریں تو وکلاء نے یقین دہانی کرائی کہ جب بھی مجلس نے ہمیں آواز دی ہم لبیک کہیں گے۔

مجلس کے کارکنوں کا اجلاس: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولنگر کے ذمہ داران کا اجلاس دفتر میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت مولانا سعید احمد نے کی جبکہ مہمان خصوصی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی تھے۔ اجلاس میں مولانا محمد قاسم رحمانی، نذیر احمد، عبید اللہ، محمد اقبال، ناصر احمد سمیت کئی ایک کارکنوں نے شرکت کی۔ مقامی امیر مجلس سید تحسین الاحد ایک عزیز کے بچوں کی دعوت عقیقہ میں شرکت کی وجہ سے نہ آسکے۔

اجلاس میں چشتیاں میں صحابہ کرام کے خلاف تبرا بازی، دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی میں نماز جمعہ کے دوران شیعوں کی مسجد اور مدرسہ میں گھس کر نمازیوں وطلباء پر فائرنگ، ایک درجن سے زائد طلبا کو ذبح کرنے پر تشویش کا اظہار کیا گیا اور حکمرانوں سے مطالبہ کیا گیا کہ راولپنڈی، چشتیاں، ملتان، ہارون آباد سمیت مختلف علاقوں میں صحابہ کرام پر تبرا بازی کرنے والے ذاکروں کو گرفتار کرکے قرار واقعی سزا دی جائے۔

دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی پر حملہ کرنے والے دہشت گردوں اور معصوم طلبا کے قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچا کر قرار واقعی سزا دی جائے۔

اجلاس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ مذہبی جلوسوں کو عبادت گاہوں تک محدود کیا جائے۔ جتنی آزادی ایران میں سنیوں کو حاصل ہے۔ اتنی آزادی شیعوں کو پاکستان میں دی جائے۔ نیز جیسے ایران میں جلوس نکلتے ہیں، اتنی محدود تعداد میں جلوس نکالنے کی اجازت دی جائے۔ شہدأ کے ورثا کو مالی معاوضہ دیا جائے۔ نیز کاروباری حضرات کے نقصانات کا ازالہ کیا جائے۔

۱۷ر نومبر صبح نو بجے ساہیوال میں مجلس کے ناظم اعلیٰ قاری عبدالجبار نے مولانا شجاع آبادی کے اعزاز میں ناشتہ کا خصوصی اہتمام کیا۔

فیصل آباد میں: سید ناصر فاروق شاہ اور سید خبیب احمد فیصل آباد مجلس کے پُرجوش راہنما ہیں۔ مجلس کو جہاں ضرورت ہوئی، شاہ صاحب فوراً میدان عمل میں ہوتے ہیں۔ سید فاروق شاہ حضرت مولانا سید علاء الدین شاہ دارالعلوم شیخوپورہ کے مسترشد اور حضرت حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ کے خلیفہ مجاز ہیں۔ انہیں معلوم ہوا کہ مولانا شجاع آبادی فیصل آباد تشریف لا رہے ہیں اور انہیں کے روڈ سے تو انہوں نے مقامی مبلغ مولانا عبدالرشید غازی کو پابند کیا کہ مولانا شجاع آبادی چائے پیے بغیر نہیں جائیں گے تو مولانا غازی نے وعدہ کیا تو دواخانہ سادات ستیانہ روڈ پر چائے کا دور چلا، جس میں حضرت شاہ صاحب کے خدام بھی شامل ہوگئے۔

حضرت شاہ صاحب کی خدمت میں: مولانا شجاع آبادی حضرت اقدس مولانا سید جاوید حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم کے مسترشد اور خلیفہ مجاز ہیں۔ حضرت والا کی خدمت میں حاضری ہوئی۔ حضرت نے "ملک پورہ" فیصل آباد میں منعقدہ مجلس ذکر میں شرکت کا حکم فرمایا۔ مولانا شجاع آبادی نے حضرت والا سے قبل مختصر اصلاحی خطاب کیا۔

ایک میٹنگ میں شرکت: حافظ شبیر حسین جامع مسجد فاطمہ کے بانی اور ممن آباد کے علاقہ کے مخیر ساتھی ہیں۔ حاجی مشتاق احمد کی رہائش گاہ پر ان سے میٹنگ ہوئی اور انہوں نے ممن آباد کے محلہ مسعود آباد میں قادیانی سرگرمیوں سے متعلق آگاہ کیا۔ مولانا شجاع آبادی نے ضلعی مبلغ مولانا عبدالرشید غازی کو ہدایت کی کہ وہ مسعود آباد میں قادیانی تبلیغ کے انسداد کی تدابیر فرمائیں، مرکز تعاون کرے گا۔

پروفیسر سعید احمد اسعد سے ملاقات: موصوف بریلوی مکتب فکر کے معروف مناظر اور خطیب ہیں، مطالعہ کتب ان کا پسندیدہ مشغلہ ہے۔ مجلس کی مطبوعات کا خاصا ذخیرہ ان کے پاس جمع ہے۔ جب بھی مجلس کوئی نئی کتاب چھاپتی ہے۔ پروفیسر صاحب اسے خریدتے ہیں۔ خاصی لائبریری بنا رکھی ہے تو انہیں قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلے سے متعلق روداد پیش کی۔

موصوف نے بہت خوشی کا اظہار کیا اور مجلس کی خدمات کو تحسین کی نگاہ سے دیکھا اور بہت دعائیں دیں۔

مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی کے ہاں:

مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی رئیس الاحرار حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ کے پوتے اور مولانا انیس الرحمٰن لدھیانوی خلیفہ مجاز حضرت اقدس شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ کے فرزند ارجمند ہیں۔ مولانا شجاع آبادی سے پینتیس سال سے تعلق چلا آرہا ہے۔ ان کے فرزند گرامی مولانا حماد الرحمٰن لدھیانوی کے ہاں ناشتہ تھا۔ مولانا شجاع آبادی، مولانا عبدالرشید غازی، قاری حنیف عثمانی کے ساتھ ناشتہ میں تشریف لے گئے۔ علماء لدھیانہ کی قادیانیت کے خلاف عظیم الشان خدمات پر گفتگو ہوتی رہی۔ واضح رہے کہ مرزا قادیانی کے کفر پر سب سے پہلا فتویٰ علماء لدھیانہ نے دیا تھا۔ بعدازاں مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی مجلس احرار اسلام کے پلیٹ فارم پر قادیانیت پر خوب گرجتے اور برستے رہے۔ موجودہ مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی ماہنامہ ''طیبہ'' کے نام سے رسالہ نکالتے ہیں اور اپنے آباؤ اجداد کی خدمات کے مخفی گوشوں پر روشنی ڈالتے رہتے ہیں۔

مولانا مجاہد الحسینی کی خدمت میں: مولانا مجاہد الحسینی (محمد یوسف مجاہد) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی پہلی میٹنگ میں شریک رہے۔ مجلس کے دستور کے لئے جو کمیٹی بنائی گئی تھی جس میں مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ، مجاہد تحریک ختم نبوت مولانا تاج محمودؒ کے ساتھ مولانا مجاہد الحسینی بھی شامل تھے، سے ملاقات ہوئی۔ موصوف نے پرانی یادیں تازہ کیں۔ موصوف روزنامہ آزاد، روزنامہ نوائے پاکستان، ہفت روزہ دعوت، ہفت روزہ خدام الدین کے ایڈیٹر رہے۔ ماہنامہ صوت الاسلام کے نام سے کبھی کبھی ان کا رسالہ نظر سے گزرتا رہتا ہے۔ تاریخی، علمی، ادبی کتب کا خاصا ذخیرہ ان کے پاس ہے۔ ۱۹۵۳ء کے مجاہدین اور شہداء کی تازیں تازہ کرتے رہے۔ وفد نے ان سے اجازت لی اور مولانا شجاع آبادی اگلے سفر پر گوجرانوالہ کی طرف روانہ ہوگئے۔

☆☆..................☆☆

اشعارِ ختم نبوت

انتخاب: مولانا ڈاکٹر محمد الیاس فیصل، مدینہ منورہ

ہو سلام آپ پر اے عرش کے جانے والے
جلوۂ نورِ خدا دیکھ کے آنے والے
خلق پر دولتِ کونین لٹانے والے
ختم و آغاز نبوت کے خزانے والے
(گوہر دہلوی)

ظہور جلوۂ حق کا بیان ہوتا ہے
ہیں جمع اہل نظر امتحان ہوتا ہے
عرب میں ختم رسل میہمان ہوتا ہے
زمین پر نزول امان ہوتا ہے
(سراج لکھنوی)

شہِ کونین ختم المرسلین صل علیٰ آئے
متاعِ دین و ایماں، پیکر صبر و رضا آئے
شفیع المذنبین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ آئے
فضائیں جھوم جھوم اٹھیں کہ محبوب خدا آئے
(حافظ غازی آبادی)

ساری مخلوق میں ہم پایہ کہاں ہے تیرا
سیّد و سلطان رسول خاتم ﷺ
وجہ تکریم بشر آپ کی ذات معلّی
عظمت حضرت انسان رسول خاتم ﷺ
(مصباح الدین راٹھورؒ)

حضرت اقدس مرسل خاتم صلی اللہ علیہ وسلم
مظہر دین اور رہبر عالم صلی اللہ علیہ وسلم
شاہِ عرب اور شانِ مدینہ، فخر عرب سلطان مدینہ
صاحبِ کوثر، مالک زمزم صلی اللہ علیہ وسلم
(امۃ اللہ تسنیم)

قیامت تک اب ایسی صورت نہ ہوگی
یہ صورت نہ ہوگی یہ سیرت نہ ہوگی
اب آگے نبوت میں شرکت نہ ہوگی
ہمیں اب کسی کی ضرورت نہ ہوگی
(امجد حیدرآبادیؒ)

سالانہ پانچ روزہ تحفظ ختم نبوت کورس

رپورٹ:مولانا عبدالحی مطمئن

کراچی (مولانا عبدالحی مطمئن) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے زیر اہتمام ہر سال عیدالاضحیٰ کی تعطیلات میں مختصر تحفظ ختم نبوت و ردِ قادیانیت کورس کا انعقاد کیا جاتا ہے۔

حسب معمول عیدالاضحیٰ کی تعطیلات میں دفتر ختم نبوت جامع مسجد باب رحمت پرانی نمائش میں یہ کورس منعقد ہوا۔ کورس کا دورانیہ روزانہ صبح ۸ تا ۱۲ بجے پر مشتمل تھا۔

پہلی نشست:

۲۰ اکتوبر بروز اتوار کو صبح ۸ بجے کورس کا باقاعدہ آغاز حافظ محمد عثمان شاکر کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ پہلا درس جامعہ معہد الخلیل الاسلامی بہادر آباد کے استاذ حدیث حضرت مولانا مفتی محمد یاسین صاحب نے ”گستاخ رسول کی شرعی سزا، قرآن و سنت اور آئین پاکستان کی روشنی میں“ دیا، انہوں نے کہا کہ عہد رسالت سے لے کر آج تک تمام امت مسلمہ اس بات پر متفق ہے کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کسی کی بھی شان میں گستاخی کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج مرتد اور واجب القتل ہے۔ عہد رسالت میں اس قانون پر بھرپور عمل ہوا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کرنے والے بدبختوں کو چن چن کر عبرت کا نشانہ بنایا گیا۔ اس دور سے لے کر اب تک ہر زمان و مکان میں یہ قانون عملاً مسلمانوں نے جاری رکھا۔

دوسرے درس میں راقم الحروف نے ”آیات ختم نبوت اور قادیانی شبہات کے جوابات“ کے تحت اپنی گزارشات پیش کیں۔ تیسرا درس پھر حضرت مولانا مفتی محمد سلمان یاسین صاحب نے ”قادیانی اور شعائر اسلام“ کے عنوان پر دیا۔ اسی طرح چوتھا درس پھر راقم کے حصہ میں آیا، عنوان تھا ”احادیث ختم نبوت اور قادیانی شبہات کے جوابات“۔

دوسری نشست:

۲۱ اکتوبر بروز پیر کو دوسری نشست صبح ۸ بجے سے شروع ہوئی، پہلا درس جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن کے مدرس مولانا محمد رضوان صاحب نے ”اوصاف نبوت“ کے عنوان پر دیا۔ دوسرا درس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اورنگی ٹاؤن کے ذمہ دار مولانا محمد شعیب نے ”تعارف مرزا قادیانی“ کے عنوان پر دیا۔ تیسرے درس میں مولانا محمد رضوان نے ”تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء“ کے موضوع پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ اسی طرح چوتھے درس میں مولانا محمد شعیب نے ”تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء“ کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیا اور تحریک کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لیا۔

تیسری نشست:

۲۲ اکتوبر بروز منگل کو کورس کی تیسری نشست صبح ۸ بجے سے شروع ہوئی۔ آج کے پہلے درس میں مولانا محمد شعیب نے ”تعاقب فتنہ گوہر شاہی“ کے سلسلہ میں اپنے بیان میں گوہر شاہی کے تعارف، عقائد و نظریات اور اس کے انجام کے بارے میں تفصیلی گفتگو کی۔ دوسرا درس میں جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن کے استاذ حدیث حضرت مولانا علی اکبر صاحب نے ”عقیدۂ ظہور امام مہدیؑ“ کے بارے میں شرکائے کورس کو آگاہ کیا۔ تیسرا درس بھی حضرت مولانا علی اکبر صاحب نے ”فتنہ انکار حدیث“ کے موضوع پر دیا اور منکرین حدیث سر سید احمد خان، غلام احمد پرویز، عبداللہ چکڑالوی، اسلم جیراجپوری کے خیالات و افکار سے طلبا کو روشناس کرایا۔ چوتھا درس مولانا مفتی عبداللہ حسن زئی نے ”رفع ونزول عیسیٰؑ“ کے عنوان پر قرآنی آیات کی روشنی میں مدلل بیان کیا۔

چوتھی نشست:

آج کی نشست میں پہلا درس راقم الحروف نے ”تفسیر وتشریح خاتم النبیین“ کے عنوان پر طلبا عزیز کے سامنے دیا اور قادیانیوں کے دجل وفریب کا پردہ چاک کیا۔ دوسرا درس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ملیر کے مبلغ مفتی محمد اسحاق مصطفیٰ کا ”اسلام اور قادیانیت کا اصولی اختلاف“ کے عنوان پر تھا، انہوں نے اپنے درس کو دلائل و براہین سے مزین کیا۔ تیسرا درس مدرسہ اعجاز القرآن لانڈھی کے مدرس مولانا شمس الرحمن نے ”تعارف وتعاقب جاوید غامدی“ کے عنوان سے غامدی کے گمراہ کن نظریات کا تذکرہ کیا۔ چوتھا درس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ مدظلہ نے ”تحفظ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت“ بیان کرتے ہوئے نوجوان علما اور طلبا کو اپنی ذمہ

داریوں سے آگاہ کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بالا صفات کے دفاع کے سلسلہ میں اپنے اکابرین کے مشن سے وابستہ ہونے کی تلقین کی۔

پانچویں نشست:

۲۴؍اکتوبر بروز جمعرات کو صبح ۸ بجے، آج آخری نشست کے پہلے درس کی ذمہ داری بھی راقم کو سونپی گئی، چنانچہ راقم نے زید حامد کی شخصیت اور یوسف کذاب سے اس کے تعلق پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ علاوہ ازیں ڈاکٹر ذاکر نائک کی ”نام نہاد تحقیقات“ کا پردہ چاک کیا۔ دوسرے درس میں مولانا مفتی عبداللہ حسن زئی نے اپنے گزشتہ موضوع ”رفع ونزول عیسیٰ“ سے متعلق ذخیرہ احادیث میں سے چند احادیث مبارکہ بیان کیں اور سامعین کو تسلی بخش جوابات دیئے۔

امتحان:

۱۳۰ شرکاء کورس نے امتحان میں حصہ لیا، امتحان کا دورانیہ صرف ۳۰ منٹ پر مشتمل تھا، تمام شرکاء نے خوب ذوق وشوق اور دلچسپی سے امتحانی عمل کو مکمل کیا۔ پہلی دس پوزیشن حاصل کرنے والے طلبا کو انعامات بھی دیئے گئے جن کی تفصیلات علیحدہ سے درج ہیں۔

اختتامی بیان:

شہید اسلام حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے خلیفہ اور جامع مصباح العلوم منظور کالونی کے مدیر حضرت اقدس حافظ عبدالقیوم نعمانی مدظلہ نے امتحان کے بعد اختتامی بیان فرمایا۔ شرکائے کورس اور منتظمین حضرات کو مبارک باد دی۔ حضرت اقدس کی خصوصی دعا پر سالانہ پانچ روزہ تحفظ ختم نبوت کورس اختتام پذیر ہوا۔ دعا ہے کہ اللہ رب العزت یہ تمام تر کوشش وکاوش قبول فرماکر پوری امت مسلمہ کے ایمان کی حفاظت کا ذریعہ بنائے۔ آمین ثم آمین۔

تقریب تقسیم انعامات

پانچ روزہ تحفظ ختم نبوت کورس، کراچی

پوزیشن حاصل کرنے والے طلبا میں انعامات کی تقسیم کرنے کی تقریب مورخہ ۲۵ ذوالحجہ مطابق ۳۱؍اکتوبر ۲۰۱۳ء بروز جمعرات کو منعقد ہوئی، جس میں طلبا نے بھرپور شرکت کی۔ اس تقریب سعید کا آغاز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے صاحبزادے حافظ محمد اور بنوری ٹاؤن کے طالب علم حافظ محمد عمران کی تلاوت سے ہوا۔ بعدازاں بنوری ٹاؤن کی شاخ گلشن عمر کے طالب علم سیف الرحمٰن نے نعت رسول مقبول سے محفل کو گرمایا۔ نقابت کے فرائض کراچی ضلع غربی کے مبلغ مولانا محمد عبدالحی مطمئن نے انجام دیئے۔

تلاوت اور نعت کے بعد مولانا قاضی احسان احمد نے تفصیلی بیان کیا۔ انہوں نے طلبا کو عقیدۂ تحفظ ختم نبوت سے متعلق اپنی ذمہ داریوں کا احساس دلاتے ہوئے کہا کہ عقیدہ تحفظ ختم نبوت صرف ایمان کا جزو ہی نہیں بلکہ اساس اور بنیاد ہے۔ ہمارے اکابر علماء کرام نے اس کام کو اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے اس مشن کی خاطر اپنے تن من دھن کی بازی لگادی اور کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کیا۔ ہم بھی اپنے اکابرین کے نام لیوا ہیں تو آج ہمیں بھی وقت کی ضرورت کا احساس کرتے ہوئے اور اپنے اکابرین کے نقش قدم پر چل کر اس گلشن کی آبیاری کرنی ہوگی۔ مجلس کی طرف سے پوزیشن حاصل کرنے والے طلبا کو کتب انعام میں دی گئیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

(۱) محمد ریحان بن فضل احمد (جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن)
(۲) سید محمد منیب بن سید ناظم قادری (جامعہ معہد الخلیل الاسلامی)
(۳) عمادالدین بن محمد اسحاق (جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن)
(۴) شفیع الرحمٰن بن منور خان (جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن)
(۵) محمد عمر بن حیات گل (جامعہ عمر، مکہ مسجد)
(۶) حمیدالحسن بن عبدالحسن (جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن)
(۷) سیف اللہ بن عبدالعزیز (جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن)
(۸) عبدالغفور بن حافظ سیف الرحمٰن (جامعہ تعلیم القرآن)
(۹) ابرارزمان بن خان زمان (جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن)
(۱۰) عنایت اللہ بن محمد خان (جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن)
(۱۱) اسامہ طیب بن محمد حفیظ (جامعہ امام محمد)
(۱۲) فدا محمد بن بخت افسر (جامعہ عربیہ اسلامیہ ملیر)
(۱۳) محمد اسماعیل بن جان محمد خان (جامعہ محمودیہ میرانا کہ)

مولانا محمد شعیب

کیا آپ نے کبھی غور کیا؟

قادیانی ہمارے نوجوانوں کو ورغلا کر مرتد بنا رہے ہیں
اس مقصد کے لئے وہ کروڑوں روپے پانی کی طرح بہا رہے ہیں

ہفت روزہ ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی بھرپور نمائندگی کرتا ہے اور مجلس کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچاتا ہے، جس میں سیرت رسولِ آخریں صلی اللہ علیہ وسلم، سیرت صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم دینی واصلاحی مضامین شائع کیے جاتے ہیں مرزائیت کا بھی جدید انداز میں تجزیہ کیا جاتا ہے۔

جب آپ حق پر ہیں تو

آپ نے ناموس رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے کیا انتظام کیا؟

کیا یہ آپ کی ذمہ داری نہیں کہ قادیانیوں کی خطرناک سرگرمیاں کے بارے میں معلومات حاصل کریں؟

اگر ہے تو آج ہی ملت اسلامیہ کے بین الاقوامی

ہفت روزہ ختم نبوۃ
کا مطالعہ کیجئے

یہ ہفت روزہ امریکہ، برطانیہ، اسپین، ماریشس، جنوبی افریقہ، سعودی عرب، نائجیریا، قطر، بنگلہ دیش، آسٹریلیا کے علاوہ دنیا کے کئی ممالک میں بھی جاتا ہے۔

خوبصورت ٹائٹل | کمپیوٹر کتابت | عمدہ طباعت

ہر جمعہ کو پابندی سے شائع ہوتا ہے

تعاون کا ہاتھ بڑھائیے

خریدار بنیئے — بنائیے ۰ اشتہارات دیجیے ۰ مالی امداد فراہم کیجیے